ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب لا جواب مصنفہ سیدی سندی عارف معارف ایزدی حکیم سید قربان حسین شاہ [illegible]
قادری جعفری اکبر آبادی ساکن محلہ گڑھیہ حکیم صاحب و نبیرہ قطب زمان محبوب یزدان حضرت حکیم سید [illegible]



# دیوان قربان
## و رسالہ
# کنز المعرفت

از سعی جناب بابو الٰہی بخش صاحب ولد درویش چودھری ساکن ضلع ہوگلی موضع عام ڈویا باہتمام تام
خاکپای انام امیدوار رحمت ربہ السمیع المدعو بمحمد شفیع غفر لہ اللہ الرفیع خلف حافظ محمد امیر اللہ [illegible]

مطبع مصطفائی واقع کانپور ۱۳۱۸ھ در مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم



## ردیف الف

ہر آنکھ تیرا مسکن ہر قلب بام تیرا
سنتا ہوں ہر زبان سے پیارے کلام تیرا

دونوں جہان سے اسکو پھر کچھ رہا نہ مطلب
بیخود ہوا جو پی کر اے شوخ جام تیرا

آنکھوں میں تیرا جلوہ سر میں ہے تیرا سودا
دل میں ہے تیری الفت لب پہ ہے نام تیرا

کعبہ ہو بتکدہ ہو دل ہو کہ چشم عاشق
ہر سمت تیرا جلوہ ہر جا مقام تیرا

ہر سانس میں ہو مجھکو کیونکر نہ لطف حاصل
ہے میرے واسطے یہ ہر دم پیام تیرا

ساقی شراب وحدت مجھکو پلاوے جلدی
جاری رہے جہان میں یہ فیض عام تیرا

مہر عرب ادھر بھی جلوہ کوئی دکھاوے
تو شہریار میرا میں ہوں غلام تیرا

یا غوث الغیاث اب یہ وقت بیکسی ہے
ہے دستگیری سب کی اے شاہ کام تیرا

کیا باک وقت مستی قربان انا جو بولا
یہ بھی ترا سخن ہے وہ بھی کلام تیرا

مقبول خدا محبوب خدا ای واہ محمد صل علیٰ
کونین میں ایسا کون ہوا ای واہ محمد صل علیٰ

پردہ جو دوئی کے کرکے جدا نظارہ اپنا آپ کیا
خود آپ تھا اور تو آپ ہوا ای واہ محمد صل علیٰ

یعقوب ہو یوسف ڈھونڈھ پھرا اور یوسف ہو بازار بکا
خود ہو کے زلیخا محو ہوا ہی واہ محمد صلّی علیٰ

خود نور ہوا خود طور ہوا خود موسیٰ ہو مشہور ہوا
خود عیسیٰ ہو مستور ہوا ہی واہ محمد صلّی علیٰ

خود آپ ہی ابراہیم ہوا خود آپ ہی اسماعیل ہوا
خود آپ ہوا خود پر شیدا ہی واہ محمد صلّی علیٰ

اب ہجر گیا اور وصل ہوا صد شکر خدا صد شکر خدا
اب مین تو مٹا اور تو ہی رہا ہی واہ محمد صلّی علیٰ

پردہ کو اُٹھایا سامنے آ ایک جام پلایا وحدت کا
قربان ہوا قربان تیرا لے واہ محمد صلّی علیٰ

یہ پرتو ہے مہر رسالت کے نور کا
ہر ذرہ ہے گواہ جو اُسکے ظہور کا

شُہرہ جہان مین ہے جو تجلی طور کا
شعشہ تھا ایک ذرّہ سا حضرت کے نور کا

مُشتاق ہون جناب رسالت کے نور کا
خواہان بہشت کا ہون نہ حور و قصور کا

ہو گی سبیل ساقیٔ کوثر کے نام کی
ٹھیکہ لیا ہے ہمنے شراب طہور کا

شبہاے انتظار کا جاگا ہوا ہون مین
مجکو اُٹھا سکے گا نہ ہنگامہ صور کا

حضرت کی چشم پاک کا پھر دھیان آ گیا
لا ساقی ایک جام شراب طہور کا

ثابت یہ جب ہوا کہ شفیع الوریٰ ہین آپ
دھڑکا رہا نہ کچھ مجھے روز نشور کا

شیدا ہون مین جناب رسالت مآب پر
زاہد فریفتہ ہے فقط ایک حور کا

مدہوش کر دیا ہے مجھے جس نگاہ نے
بس دل ہی جانتا ہی مزا اُس سرور کا

ملجاے خاک یثرب و بطحا ہین میری خاک
خواہان ہون خلد کا نہ مین حور و قصور کا

زیر زمین رہے نہ گئے آپ عرش پر
آیا جو دھیان آپ کو اہل قبور کا

ہنگام ہے درود کا تعظیم کو اُٹھو
لو آیا وقت نور نبی کے ظہور کا

قربان معصیت سے مجھے خوف کیا ضرور
مداح ہون مین نائب رب غفور کا

ہمین کیا خوف ہو روزِ جزا کا
وسیلہ ہے جنابِ مصطفیٰ کا

عیان ہے دلمین جلوہ کبریا کا
ہے مجکو عشق محبوب خدا کا

نہ کیونکر خلد کی ہو مجکو اُمید
مین عاشق ہون حبیب کبریا کا

کلام اپنا جو مقبولِ جہان ہے
تصدّق ہے حبیب کبریا کا

بنایا ہمکو امت مصطفیٰ کی
کرین ہم شکر کس مُنھ سے خدا کا

شمیمِ کوچۂ حضرت سُنگھادے
کبھی تو لُطف ہو اتنا صبا کا

تمنا ہے مدینے مین مرون مین
برآئے مدعا مجھ شیفتا کا

نہ ہو کیونکر شگفتہ غنچۂ دل
تصوّر ہے مدینے کی فضا کا

ہو روشن کیون نہ دل قربان میرا
کہ ہمین عشق ہی بدر الدجا کا

آج وہ شاہِ شہان پیدا ہوا
واسطے جسکے جہان پیدا ہوا

پردۂ وحدت مین تھا جسکا ظہور
آج وہ گنج نہان پیدا ہوا

دونون عالم مین نہو کیونکر خوشی
سرورِ ہر انس و جان پیدا ہوا

آج وہ آتا ہے جسکے واسطے
عرش و لوح و لامکان پیدا ہوا

حور و غلمان کیون نہون راحت گزین
مالکِ باغ جنان پیدا ہوا

دھوم ہے دونون جہانمین ہر طرف
وہ شفیعِ عاصیان پیدا ہوا

کیون نہون قربان دلکو شادیان
راحتِ جانِ جہان پیدا ہوا

احمد کے مرتبے کو نکالین زبان سے کیا
ہے فرق ایک نقطہ کا مطلب بیان سی کیا

مطلب ہی لامکان کے مکین کو مکان سے کیا
ہم خاکسار ہین ہمین نام و نشان سے کیا

مشتاق ہی زیارتِ خیر البشر کا گر
ملجائے ہمکو رہنے کو اک یار کی گلی

ای دل پہونچ مدینہ مین ہندوستان سے گیا
خاموش زاہدا ہمین باغِ جنان سے کیا

اُنپر کھلا ہے رازِ خفی و جلی سبھی
قربان کرون مین عرضِ شہِ انس و جان سے کیا

مدحِ رسول مین جو غزلخوان نہین رہا
بے شبہ برگزیدۂ یزدان نہین رہا

اس آستان پہ جسنے جھکایا سرِ نیاز
دنیا و دین مین بے سروسامان نہین رہا

کیونکر کہون کہ آپ پہ ظاہر ہوا نہو
حالِ دلِ خراب تو پنہان نہین رہا

گل ہائے داغِ ہجر سے معمور ہی رہا
کس دن ہمارا سینہ گلستان نہین رہا

فرقت مین بھی تو خانۂ دل اُنکی یاد مین
آباد ہی رہا کبھی ویران نہین رہا

حیرت ہے مجکو کیون نہ لہو ہوکے بہ گیا
جس دلمین عشق شاہِ شہیدان نہین رہا

یکسان ہے سب پہ فیضِ جنابِ رسولؐ کا
وہ کون ہی جو بندۂ احسان نہین رہا

قطعہ

دونون جہانمین اُسکا ٹھکانا کہین نہین
ایدل جو تابعِ شہِ ذیشان نہین رہا

دیکھی ہی جب سی اُس رُخِ پُرنور کی جھلک
قابو مین اپنے یہ دلِ نالان نہین رہا

گریان رہا ہون ابر بہاری کی طرح سے
بجلی کی طرح مین خندان نہین رہا

کب مین فدائے قامتِ موزون رہا نہین
کس دن مین حسنِ پاک پہ قربان نہین رہا

عرشِ اعلےٰ پہ بلایا دیا رُتبہ ایسا
حق نے کس بندہ کو محبوب بنایا ایسا

فیض اُستاد سے حاصل ہوا رُتبہ ایسا
ورنہ قربان نہوتا کبھی گویا ایسا

روضۂ پاک کو دیکھون گا کبھی آنکھون سے
یا الٰہی کوئی آئے گا زمانا ایسا

سرو شمشاد سے طوبیٰ سے کہین بالا ہی
کسنے پایا ہے جہان مین قدِ بالا ایسا

نہ رہی دل مین کسی کے بھی ذرا گنجایش
جلوۂ پاک کچھ آنکھون مین سمایا ایسا

یا نبی ختم رُسل فخر بنی آدم ہو
ایسا پیدا نہوا اور نہ ہوگا ایسا

آپ نے احمد بے میم ہے خود فرمایا
دونون عالم مین بھلا کون ہی یکتا ایسا

نہین آتی نظر اس مہر جہانتاب کی شکل
آج کل اپنا ہے گردش مین ستارا ایسا

روبرو اُسکے جو ہو سینہ سپر اے قربان
ایسا دل گردہ کسی کا نہ کلیجا ایسا

## در منقبت امیر المؤمنین امام الاجمعین ابن عم مصطفے علی مُرتضیٰ افاض اللہ علینا فیوضہ

مسند نشین مصطفے حضرت علی مرتضا
ہم بیکسون کے پیشوا حضرت علی مرتضا

تم کل کے ہو مشکلکشا حضرت علی مرتضا
میری بھی ہو حاجت روا حضرت علی مرتضا

سُلطانِ دین شاہِ متین مہرِ نبوت کے نگین
حضرت علی مرتضا حضرت علی مرتضا

درماندہ ام بیچارہ ام مفلس غریب و خستہ ام
مُشکل کشا مُشکل کشا حضرت علی مرتضا

ہون درد و غم مین مبتلا اب کیجیے میری دوا
بہرِ شہیدِ کربلا حضرت علی مرتضا

اب حد سے گذرا درد و غم فرمایئے مجھپر کرم
جان و روان مصطفی حضرت علی مرتضا

اب ہند مین گھبرا گیا جلنے سے جی اُکتا گیا
مجکو نجف مین تو بُلا حضرت علی مرتضا

تم چارہ سازِ بیکسان تم رہنمائے گمرہان
ہر درد کی ہو تم دوا حضرت علی مرتضا

دریائے غم مین ہون پھنسا نہ یار ہے نہ آشنا
بس آپ ہین اب ناخدا حضرت علی مرتضا

در پہ تمہارے آپڑا قربان غریب و بینوا
اِسکو مے وحدت پلا حضرت علی مرتضا

در مدح سیّد السادات و منبع الحسنات قبلہ ارباب ایقان مقتدائے
اہل عرفان فارس مضمار تجرید شہسوار میدان توحید قبلہ گاہ
ارباب تلقین مولوی سیّد ضیاء الدین بلخی عفی اللہ لہ و بصحبہ
مزار مبارک حضرت ممدوح کا اکبرآباد و لب دریا متصل روضہ
شاہجہان بادشاہ و زیر احاطہ مزار سید احمد بخاری قدس اللہ سرہ

آپ کے مزار مبارک کا احاطہ ہے

ہر اک شیدا ہے مولانا ضیاء الدین بلخی کا
عجب جلوہ ہے مولانا ضیاء الدین بلخی کا

کھچا جاتا ہے اُس جانب کو دل میرا اگر کوئی
بیان کرتا ہے مولانا ضیاء الدین بلخی کا

نیاز و عجز سے سر کو جھکاتا ہے مرا خامہ
جو نام آتا ہے مولانا ضیاء الدین بلخی کا

عرب سے تا عجم شہرہ ہے اُسکے فضل و احسان کا
ہر اک بندہ ہے مولانا ضیاء الدین بلخی کا

دل تاریک میرا ہوگیا روشن جو سرتاپا
یہ سب جلوہ ہے مولانا ضیاء الدین بلخی کا

گدا بھی سامنے آیا تو اُسکو بادشاہ سمجھے
یہ خلق ادنی ہے مولانا ضیاء الدین بلخی کا

جو حاصل ہے تجھے قربان صفائی ظاہر و باطن
یہ سب صدقہ ہے مولانا ضیاء الدین بلخی کا

عشق کے کوچہ میں جو آیا وہ خود کو کھو گیا
اللہ اللہ کہتے کہتے آپ اللہ ہو گیا

ہیں زیان عشق میں بھی سود پنہاں سیکڑوں
آپ کو پایا ہے اُسنے آپکو جو کھو گیا

کسنے سینے کو کیا ہے داغ غم سے لالہ زار
کشت دل میں تخم الفت کون یارب بو گیا

کوئی جانان ہے کہ یارب ہے کوئی ملک عدم
پھر نہ آیا پھر کے نامہ بر ہمارا جو گیا

وعدہ فردا کو بھولا کی عبارت رُو رہ گی
زاہد ناداں یہاں غفلت میں آکر سو گیا

خطرۂ خورشید محشر کسکو ہی ای شیخ و شاب
نامۂ ہای زشت کو مرشد ہمارے دھو گیا

کیا ہی کھینچا ہی مصور تو نے نقشہ یار کا
جسکی صورت پہ یہ قربان دلسے قربان ہوگیا

امید رحم ہو بت نامہربان سے کیا
سنتا نہین وہ حال کہین ہم زبان سی کیا

دیتا ہی ایک زمانہ کو چکر یہ رات دن
امید رکھین خاک نشین آسمان سی کیا

گردون پہ سر وبال تھا سو وہ بھی کٹ گیا
صد شکر ہے سبک ہوئے بارِ گران سی کیا

توبہ تو تیرے کہنے سے کرلون مین زاہدا
شرمندہ ہون کہون گا مین پیر مغان سی کیا

خانہ خراب یا کوئی مجنون سے کہے ہمین
ہم خاکسار ہین ہمین نام و نشان سی کیا

شکوہ کرون ہی دلمین مگر اُسکے روبرو
اب دیکھیے نکلتا ہی اپنی زبان سی کیا

جان دیکے اُسکے کوچہ مین پہونچے تو نفع ہے
ڈر جائینگے ہم عشق مین جانکے زیان سی کیا

گر جانتے ہم ایسا تو کرتے نہ بات بھی
ہی تلخ اپنی زندگی شیرین لبان سی کیا

چلّے بھی کھینچے پر ہدف تیر ہو گئے
بچتا ہی دل لگا کے اُس ابروکمان سی کیا

موسٰے نے جیسی پایا تجلی کو آگ سے
ہمنے خدا کو پایا ہے عشق بتان سی کیا

یون چاندنی مین مانگ نکالا نہ کیجیے
کیا جانیے کہ ہو نظرِ کہکشان سی کیا

غم ہی و نالہ درد ہی دونو نسی شاد ہین
انصاف تو کرو کہ کہین میہمان سی کیا

جز رنج و درد و یاس و الم لشکر گناہ
لے اپنے ساتھ جاؤگے قربان جہان سے کیا

پہلو مین جو وہ حور شمائل نہین ہوتا
کچھ لطف ہمین زیست کا حاصل نہین ہوتا

جو مدرسۂ عشق مین داخل نہین ہوتا
وہ عشق کے فن مین کبھی کامل نہین ہوتا

ڈھونڈھی ہے وفادار یہ نادانی ہی اے دل
ہی کوئی بھی معشوق جو قاتل نہین ہوتا

منکر نہوا اے شیخ کبھی عشق بتان سے
جسکو کہ نہو عشق وہ کامل نہین ہوتا

آگاہ نہوتا کبھی مین عشق خدا سے
گر عشق بتون کا مجھی حاصل نہین ہوتا

دعویٰ ہے حسینونکا کہ ہم بھی ہین لیکن
آکر کوئی اُس بُت کی مقابل نہین ہوتا

ہوتا نہین آگاہ شہادت کے مزے سی
جو ابروئے دلدار پہ مائل نہین ہوتا

بے عیب جو وہ ماہ نہین ہی تو عجب کیا
بے داغ تو قربان مہِ کامل نہین ہوتا

دل کو خیال کوچۂ جانان نہین رہا
بلبل کو یاد اپنا گلستان نہین رہا

رویا مین تھا نصیب مجھے جلوۂ نگار
جب آنکھ کھُل گئی تو وہ سامان نہین رہا

واعظ مرے جو حُور پہ تو بار سار ہے
مین کیون بتونسی ملکے مسلمان نہین رہا

واعظ کو شرب بادہ مین رہتی ہی قیل وقال
ایمان کی جو پوچھو تو ایمان نہین رہا

کیا خاک جاؤن جانب گلشن مین اے صبا
وہ گل نہین رہی وہ گلستان نہین رہا

بالین پہ میری آکے دمِ نزع یہ کہا
اب تو کسی پہ مرنے کا ارمان نہین رہا

دوزخ مین جا ہی یا کہ پڑے یہ بہشت مین
ایسے شریر دل کا مین خواہان نہین رہا

کیا لیکے جاؤن سامنے اُنکے مین نذرِ دل
قربان خود مین قابلِ قربان نہین رہا

جلوہ افروز جو وہ رشکِ قمر بھی ہوتا
چاک مانند کتان اپنا جگر بھی ہوتا

دید بازی کا زمانے مین نتیجہ ملتا
تیرا دیدار اگر ایک نظر بھی ہوتا

بے تکلف جو کبھی بام پہ تم آجاتے
زہرہ بے نور تو شرمندہ قمر بھی ہوتا

تم اگر آج بھی مہندی کا بہانہ کرتے
ساتھ اشکون کے روان خون جگر بھی ہوتا

کبھی مقتل مین جو آجاتے وہ شمشیر بکف
تنِ عشاق پہ ممکن ہی کہ سر بھی ہوتا

دشت مین پوچھتا ہی قیس مرے گھر کا پتا | کیا نشان اُسکو بتاتا کہین گھر بھی ہوتا

ہوتے اغیار اگر اُسکی گلی مین قربان
غیر ممکن تھا جو وان اپنا گذر بھی ہوتا

مین جانتا تھا نالہ مرا کارگر ہوا
مانگا جو مین نے بوسہ ابرو غضب ہوا
زنجیر لپٹی جاتی ہے آکے خود بخود
فرقت کی شب مین آیا نہ دم بھر مجھے قرار
سُن سُنکے نالہ ہائے دلِ زار کہتے ہین
وہ بِن بلائے آج چلے آئے میرے گھر
فرمائیے تو ایسی خطا اُس سے کیا ہوئی

پر دلمین یار کے تو نہ کچھ بھی اثر ہوا
اُنکی بھوین چڑھین مرا ٹکڑے جگر ہوا
آبن رہا کا پاؤن مین پیدا اثر ہوا
جب دردِ دل تھما وہین دردِ جگر ہوا
یہ شور رستخیز الٰہی کدھر ہوا
اِتنا تو جذب شوق کا ظاہر اثر ہوا
کیون قہر آج عاشق غمناک پر ہوا

قربان سر جھکائیے مقتل مین جائیے
خنجر بھی آج یار کے زیبِ کمر ہوا

مین بھی انا پکار اُٹھا گر تو کیا ہوا
ابر آرہا ہے چار طرف سے گھرا ہوا
اپنا خدنگ ناز نہ سینے سے کھینچیے
پوچھو نہ کچھ خبر نے جان و دل و جگر
تصویر لے کے یوسفِ مصری کی کیا کرین

منصور وار جوش ہی مجھمین بھرا ہوا
ساقی عطا ہو جام لبالب بھرا ہوا
لِلّٰلہ رہنے دیجیے کھٹکا لگا ہوا
یہ قافلہ ہے کوئی صنم کا لُٹا ہوا
ہے لوحِ دل پہ آپ کا نقشا کھنچا ہوا

قربان دل کا حال تمھین کیا بتاؤن مین
رہتا تھا پہلے سینے مین اب جانے کیا ہوا

خوب جب آزما کے دیکھ لیا | تب ذرا آنکھ اُٹھا کے دیکھ لیا

دل جلون کو جلا کے دیکھ لیا — جو کیا تھا وہ پا کے دیکھ لیا
وان بھی تیرے سوا نہین کوئی — خوب کعبے کو جا کے دیکھ لیا
تیری صورت ہی نور کی صورت — خوب نقشہ ملا کے دیکھ لیا
حضرتِ دل چلے ہو پہلو سے — مجکو رستہ بتا کے دیکھ لیا
خون کی بوند بھی نہ یان نکلی — تمنے خنجر لگا کے دیکھ لیا
غیر بیٹھے ہین اُسکی محفل مین — اُسکا زانو دبا کے دیکھ لیا
وصفِ جنت سُنا تھا واعظ سے — کوے جانان مین جا کے دیکھ لیا
بو تمھاری سی تھی کسی گُل مین — تمنے گلشن مین جا کے دیکھ لیا
تفرقہ جسم و جان مین ہونے لگا — کسنے آنکھین ملا کے دیکھ لیا
یان کسی چیز کو قیام نہین — ہمنے ہستی مین آ کے دیکھ لیا
تمسی خوش چشم کوئی حور نہین — ہمنے جنت مین جا کے دیکھ لیا
اک کہانی سی سُنکے ٹال دیا — حالِ دل بھی سُنا کے دیکھ لیا
نہ رکھا اُسنے مرہمِ تسکین — زخمِ دل بھی دکھا کے دیکھ لیا
سخت بیرحم ہے بتِ کافر — ہمنے آنسو بہا کے دیکھ لیا
اسپہ بھی وہ نہ شمع و پگھلا — ہمنے دل بھی جلا کے دیکھ لیا
دشمنِ جان ہوے نہ آخرکار — تمسے بس دل لگا کے دیکھ لیا

تم تو قربان جان دیتے تھے
ربط اُنسے بڑھا کے دیکھ لیا

جسے ہم باوفا سمجھے تھے وہ بُت بیوفا نکلا — پڑین پتھر سمجھ کیا مین سمجھا اور کیا نکلا
کٹی ہی عمر مر مر کے فراقِ یار مین میری — الٰہی اب تلک دل کا نہ میرے مدعا نکلا

ہزارون مردہ دل زندہ ہوے اس عشق کے ہاتھون
جسے ہم درد سمجھے تھے وہ آخر کو دوا نکلا

مسیحا نے کہا صلّ علیٰ چرخِ چہارم پر
زبان سے میری جب نامِ حبیبِ کبریا نکلا

نہ دیکھا یار کا جلوہ نہ پہونچا اُسکے کوچے تک
نہ کوئی آرزو نکلی نہ کوئی حوصلا نکلا

ہمین بھی یہ دلِ گم گشتہ اپنے ساتھ لے ڈوبا
جسے ہم آشنا سمجھے تھے وہ نا آشنا نکلا

نہ آتا مین عدم سے عالمِ ہستی مین اے قربان
تلاشِ جلوۂ جانان مین اس جانب کو آ نکلا

مے کشو نمین اپنا شہرہ بھی سرِ میخانہ تھا
دوش پر رہتا تھا خم اور ہاتھ مین پیمانہ تھا

زندگی بھر ایک گلرو کو رہا مجھسے نہ ربط
مین گلستانِ جہان مین سبزۂ بیگانہ تھا

فوق میری سخت کو تھا بخت جم پر رات کو
وہ پری رو تھا بغل مین ہاتھ مین پیمانہ تھا

تھی کبھی یادِ خدا دلمین کبھی یادِ بتان
یہ مکان کعبہ کبھی تھا اور کبھی بتخانہ تھا

کیون زبان کھلتے ہی آنکھین بند انکی ہوگئین
حالِ دل میرا کوئی قصہ تھا یا افسانہ تھا

کی عجب تاثیر ساقی کی نگاہِ مست نے
رات کو سر شیخ کا تھا اور درِ میخانہ تھا

شکرِ خالق کا اُسے اُس در تلک پہونچا دیا
جسکا قربانِ حزین ایک عمر سے دیوانہ تھا

آتا ہے وان نظر مین کسی کا غرور کیا
رُتبہ پری کا کیا ہے وہان قدرِ حور کیا

مین نے جو سر کو پانون پہ رکھا نیاز سے
کس ناز سے ہٹا کے کہا یہ ضرور کیا

کیون یونہی زلفِ یار سے رکھتا ہے ارتباط
ایدل ترے دماغ مین آیا فتور کیا

تم جو عدو کے جوڑ مین آکر اکھڑ گئے
یہ تو بتاؤ مجھسے ہوا ہے قصور کیا

بندہ کو کیون غلامی سے آزاد کردیا
بیٹھے بٹھائے دلمین یہ آیا حضور کیا

آیا ہون تیرے در پہ بہت بیقرار ہون
اے جان خاکسارون سے اتنا غرور کیا

قربان جان و دل سے ہے قربان آپ پر
اتنا غرور آپ کو اُس سے ضرور کیا

جور جب اُس بتِ بے پیر سے ہووے پیدا
آگ یان نالۂ شبگیر سے ہووے پیدا

واعظا وصل کی اُس شوخ سے صورت کوئی
جب مین جانون تری تدبیر سے ہووے پیدا

پاس خاطر رہے زندان مین بھی اے جوشِ جنون
غُل نہ کچھ حلقۂ زنجیر سے ہووے پیدا

اُس جوان کے درِ دولت پہ پہونچ جاؤن مین
ایسی گردش فلکِ پیر سے ہووے پیدا

گو شبِ وصل ازل مین نہین تو نے لکھی
یا خدا اب میری تقدیر سے ہووے پیدا

یا خدا بول اُٹھے مجھسے کسی دن وہ بُت
اثر اتنا مری تقریر سے ہووے پیدا

روضۂ پاک کی گھر بیٹھے زیارت ہو مجھے
یہ اثر نالۂ شبگیر سے ہووے پیدا

بزم جانان مین جو ہو اپنی رسائی قربان
آہ پھر کیون دلِ دلگیر سے ہووے پیدا

دل ہوا جاتا ہے اب قابو سے باہر اپنا
جلد دکھلایئے شاہا رُخِ انور اپنا

کیون نہو اپنی طرف داورِ محشر اپنا
فخر ہے آدم و عیسیٰ کا پیمبر اپنا

آگ دوزخ کی بھی ہو جائیگی پانی پانی
لُطف فرمائینگے جب ساقیِ کوثر اپنا

کسکے کوچے سے مہکتی ہوئی آتی ہے صبا
کسکی بو سے ہے دماغ آج آج معطر اپنا

خاکِ صحرائے مدینہ ہو میسّر یارب
ہند مین تنگ بہت ہے دلِ مضطر اپنا

درِ اقدس پہ بُلا لیجیے مجکو للّٰلہ
اب تو جی ہند مین لگتا نہین دم بھر اپنا

بعد مرنیکے ملے یثرب و بطحا کی زمین
لاشہ مارا نہ پھرے ہند مین دردر اپنا

یہ دعا رہتی ہے درگاہ خدا مین ہر شب
ایک دن سنگِ درِ پاک ہو اور سر اپنا

کب نظر آئے گی قندیل مزارِ اقدس
دیکھون کس روز چمکتا ہے مقدر اپنا

آرزو جلد بر آئے مری دل کی شاہا
ہند سے جا کے مدینہ مین کرون گھر اپنا

خوف ہی تجکو عبث تشنہ لبی کا قربان
لطف فرمائینگے وان ساقیے کوثر اپنا

ٹکڑے ٹکڑے نکرون کیون مین گریبان اپنا
اپنی نظرون سے نہان ہی شہ جیلان اپنا

روضۂ پاک کو دیکھونگا کبھی آنکھون سے
کیون خدا نکلیگا دل سے کبھی ارمان اپنا

دیکھلیتی جو زلیخا ترے جلوہ کی جھلک
بھول جاتی بخدا یوسف کنعان اپنا

بعد مُدت کے ہوا وصل کا دن مجکو نصیب
مُنھ نہ دکھلائے مجھے اب شب ہجران اپنا

رفتہ رفتہ کشش دل نے دکھایا یہ اثر
خانۂ دل مین ہوا غوث ہے مہمان اپنا

یار بھی آج تو ہی پیش نظر اے قربان
خون بہاتا ہی یہ کیون دیدۂ گریان اپنا

## قصیدہ در مدح سید السادات و منبع الحسنات قبلہ ارباب ایقان مقتدائے اہل عرفان قطب زمان محبوب یزدان مولائی مرشدی معاذی وجدی حضرت حکیم سید مہر علی قادری اکبرآبادی قدس اللہ سرہٗ

پھر بہار آئی ہے ساقی مے نایاب پلا
دلِ مُردہ کو پھر اعجاز نمائی سے جلا

ابر وہ جھوم کے قبلہ کی طرف سے اُٹھا
دستِ رنگین سے ادھر تو بھی کوئی جام بڑھا

ہر طرف باغ مین ہے بلبل شیدا کی پکار
ہین شجر وجد مین طائر بھی ہین سب نغمہ سرا

رقصِ طاؤس سے سینے مین شگفتہ دل ہے
چلتی ہی جھوم کے مستونکیطرح باد صبا

شاد ہین مُرغ چمن چھوٹتے فوارے ہین
دل کیئے دیتا ہے بیچین لہکتا سبزا

نونہالان گلستانکی وہ دھانی پوشاک
ہائے نظروں مین کُھبی جاتی ہے ہر اک کی ادا

پھول جامہ مین سماتے نہین یہ فرحت ہی — آج تو گلشن دُنیا مین ہی جنت کی فزا

دھیان آیا جو مجھے آج ہی کیسی یہ خوشی — ہاتفِ غیب کی آئی مری کانونمین صدا

اُسکا عُرس آج ہی جو خلق کا ہے راہ نما — نیّرِ برجِ ولایت گہرِ بحرِ سخا

معدنِ کشف وکرامت گلِ بستانِ کرم — خضرِ منزلِ لاہوت و امامِ عرفا

سیّد و قادری و نائب غوث الاعظم — صاحبِ جود اتم منبعِ انوارِ خدا

حضرتِ مہرِ علی چرخ ولایت کے قمر — ذی شرف پاک نسب مقصدِ ارباب ولا

قطبِ آفاق زمانے مین ہین جو نور الدین — اُنکے ہین نورِ نظر آپ زہی شانِ خدا

ہی عجب لطف کہ ہین دونون مزار ایک جگہہ — بحرِ اخلاق مین یہ فیض کے ہین دو دریا

دیکھنے مین تو بظاہر ہین یہ خورشید و قمر — اور حقیقت مین تو ہی ایک وہی نورِ خدا

چادرِ رحمتِ باری ہے غلافِ مرقد — کم نہین وادیِ ایمن سی چراغون کی ضیا

اہلِ دل آئے ہین یان فیض اُٹھانیکے لیے — باادب بیٹھے ہین صف باندھے ہوئی سب فقرا

ہے کہین نعرہ یاہو تو کہین یاحق ہے — جاکے ٹکراتی ہی گردون سی فقیرونکی صدا

ہاتھ باندھے ہوے اک سمت ہی حاضر قربان — ہی یہ ہی عرض رسا شیخ سے باصدق ولا

آج تو بادۂ وحدت سے چھکا دو مجکو — سُرمۂ عرفان کا آنکھونمین لگا دو شاہا

آنکھین مشتاق ہین مُدت سی کہ دیکھین دیدار — رُخِ انور سے نقاب آج اولٹ دیجے ذرا

کب تک اب نالہ شبگیر کرون یا حضرت — تابکجا صدمۂ فرقت سی کرون آہ و بکا

رحم لازم ہے کہ ہون آپکے در کا خادم — ہو ادھر بھی نظر لطف ذرا اے آقا

اور نظر وہ ہو کہ وارفتہ کرے جو مجکو — دین و دنیا کی خبر پھر نہ مجھے ہو اصلا

سب کہین ہو گئی قربان یہ عنایت کی نظر
ایسے طالب کے لیے چاہیے مرشد ایسا

## ردیف ب

حشر تک کھایا کرے گر یون ہی چکر آفتاب
سرورِ عالم سا پائیگا نہ سرور آفتاب

ہر سحر شکلِ گدا پھرتا ہے در در آفتاب
مانگتا ہے صدقۂ آلِ پیمبر آفتاب

آج کی شب بزمِ میلادِ پیمبر ہی یہان
مہربانی سے ذرا نکلے ٹھہر کر آفتاب

وہ سراپا نور ہے اور یہ سراسر نار ہے
نورِ احمدؐ سے بھلا کیا ہوے ہمسر آفتاب

شعلہ رو ہے آتشین رخسار ہی یہ سب سہی
پر نہوگا اُس کفِ پا کی برابر آفتاب

سایۂ طوبےٰ مین ہوگی امتِ عاصی ضرور
سرنگون ہووے گا کیسے روزِ محشر آفتاب

جامِ کوثر اُمتِ عاصی کو جب ہوگا عطا
پانی پانی ہوویگا شرمندہ ہو کر آفتاب

پڑھ رہے ہین بزمِ میلادِ محمدؐ آج ہم
عود سوز اپنا ہو حاضر جلد لیکر آفتاب

روئے احمد دیکھکر بولے تعجب سے عرب
قدِ آدم کیا اُتر آیا زمین پر آفتاب

نیرِ اعظم اسی سے اِسکو کہتے ہین کہ ہے
ذرۂ خاکِ درِ آلِ پیمبر آفتاب

عرصۂ محشر مین اے قربان جب ہوگا مزا
آئیگا جسدم سوا نیزے کے اوپر آفتاب

## ردیف ت

بزمِ میلاد مین آؤ تو ذرا آج کی رات
جلوہ افروز ہین محبوبِ خدا آج کی رات

نور سے کیون نہو معمور یہ جا آج کی رات
جلوہ افروز ہین محبوبِ خدا آج کی رات

چشمِ دل کھول کے دیکھو تو ذرا آجکی رات
کیا کہون مجکو نظر آتا ہی کیا آج کی رات

لائی جو نکہتِ گیسوے رسا آج کی رات
تیرا احسان ہوا بادِ صبا آج کی رات

ملگیا آبِ بقا زندۂ جاوید ہوا
مجھسے محبوب مرا آکے ملا آج کی رات

گیسوے پاک کی خوشبو جو اُڑا لائی نسیم
ہند کا دشت ہی صحرائے ختا آج کی رات

وہ مسیحا مرے بالین پہ جو آئے تو کہون
لکھ رہا ہون جو مین گیسوے دل آویز کا وصف
سن رہا ہو مرے اشعار جو گوشِ دل سے
فرش آنکھون کا بچھاؤ کہ نبی آتے ہین
جمع ہین جتنے سخنور یہی فرماتے ہین

دلِ بیمار کی کچھ کیجے دوا آج کی رات
بارِ احسان سے دبی جاتی ہو کیا آجکی رات
لبِ جبریئل پہ ہو صلِّ علیٰ آج کی رات
عرشیون کی یہ زبان پر ہو صدا آجکی رات
نہین اس بزم مین افسوس ہا آجکی رات

ملگیا ذات مین وہ نور احد ای قربان
آتی ہو پردۂ وحدت سے صدا آجکی رات

نظر پڑی ہے جو ساقی بہار کی صورت
کہین اُڑا کے نہ لیجائے مجکو بادِ صبا
جو شب کے آنے کا وعدہ کیا ہو اُس گل نے
کسی کے عنبرِ گیسو کی آرہی ہے بو
کرہے ہے وعظ مین توصیف جسکی تو واعظ
ستا رہا ہو دلِ بیقرار فرقت مین

دکھا دے مجکو مے خوشگوار کی صورت
پڑا ہون تیری گلی مین غبار کی صورت
روان رواں ہو مرا انتظار کی صورت
ہر ایک سمت سے مشک تتار کی صورت
کھنچی ہے دل پہ مرے اُس نگار کی صورت
الٰہی آئے نظر اب قرار کی صورت

عبث تلاش ہو دیر و حرم مین اے قربان
ہے اپنے آئینۂ دل مین یار کی صورت

## ردیف ث

مغفرت حشر مین ہو وےگی نبی کے باعث
مہر مین تاب ہو کچھ مہِ تابان مین ضیا
کوئی امید شفاعت کی نہ تھی محشر مین
جلد اب شربتِ دیدار پلاؤ یا شاہ

جام کوثر کا عطا ہوگا علی کے باعث
سب یہ روشن ہین ولا نورِ نبی کے باعث
بچگیا ایک جہان عربی کے باعث
جان ہونٹون پہ ہو یان تشنہ لبی کے باعث

قبر روشن ہوئی تشریف جو لائے حضرت
تیرگی دور ہوئی نورِ نبیؐ کے باعث

حسرتِ وصل لیے پھرتے ہین اُس کوچے مین
ہو گئے خوار تمنّائے ولی کے باعث

طالبِ دید کو روضہ پہ بُلا لو شاہا
ہند مین چین نہین دل کی لگی کے باعث

اے بتو چھوڑ دو دعوائے خدائی دیکھو
ہوا فرعون کا کیا حال خودی کے باعث

ذکر بھی اب خبر عیسیٰ کا نہین ای قربان
مٹ گیا نام براقِ نبوی کے باعث

## ردیف ج

میدانِ سخن مین بھی چل ای سمند زبان آج
کچھ زور دکھا اپنا تو ای طبع جوان آج

کرتے ہو جو قربان تم اوصاف وہان آج
لازم تو یہ ہی دھوئے کوثر سے زبان آج

سُنتا نہین کوئی مری فریاد و فغان آج
در چھوڑ کے حضرت کا بھلا جاؤن کہان آج

دل عشق محمدؐ مین ہے فریاد کنان آج
ہو گا کوئی دم مین تہ و بالا یہ جہان آج

پڑھتے ہو جو میلاد رسول دو جہان آج
لازم تو یہ ہی دھوئے کوثر سے زبان آج

ہے یاد مدینے مین جو مضطر دلِ بیتاب
اُٹھتا ہے عجب رنگ کا کچھ دل سے دھوان آج

دن رات مہ و مہر منوّر ہین اُنھین سے
اک نور سے معمور ہوئے دونون جہان آج

جب ہو درِ اقدس کی زیارت نہ میسّر
کیونکر نکرون ہند مین فریاد و فغان آج

خیر نعت کوئی بات نکالو نہ دہن سے
کل کام نہ دیگی جو یہ چلتی ہے زبان آج

کل شرم تیرے ہاتھ ہے یا شافعِ محشر
محتاج شفاعت ہین ترے پیر و جوان آج

فردائے قیامت مین رہین یون ہی بشاش
جو لوگ ہین اُمّت کے ترے خندہ زبان آج

جسطرح سے ممکن ہو مدینے مین پہونچ جا
ای دل کہین کچھ نہ مری جان کا زیان آج

ای بحر سخا ابر کرم یہ تو بتا دے
قربان تیرا در چھوڑ کے پھر جائے کہان آج

## ردیف ح

الفت دے اپنی مجکو خدایا کسی طرح
تیرے سوا نہ غم ہو کسی کا کسی طرح

وہ درد ہو وے پیدا خدایا کسی طرح
عیسےٰ نہ جسکو کرسکے اچھا کسی طرح

دکھلادے جلد خُلد کا رستا کسی طرح
روکین نہ مجکو مردم دُنیا کسی طرح

یہ آرزو ہے دل کی خدایا کسی طرح
ہوجاؤن تیری عشق مین سوا کسی طرح

مٹجاؤن تیری راہ مین ایسا فدا ہو نہین
اُٹھجائے دل سے پردہ خودیکا کسی طرح

دُنیا مین سو طرح سے ہون گرچہ پھنسا ہوا
لیکن مین تیری یاد نہ بھولا کسی طرح

احسان طرح طرح کے کیئے تونے عمر بھر
کیونکر ادا ہے شکر ہو تیرا کسی طرح

ای بے نیاز تیرے سوا اِس زمانہ مین
یان پر نہین ہے کوئی کسیکا کسی طرح

تیرے سوا نہ عشق کسی کا ہو یا خدا
قربان کی یہ سُن لے تمنا کسی طرح

نعتِ نبی مین لکھون خدایا کسی طرح
رُکنے نہ پائے پھر میرا خامہ کسی طرح

یارب مجھے مدینہ مین پہونچا کسی طرح
دیکھون مین روضۂ شہ والا کسی طرح

ہر لحظہ بیقرار ہون فرقت مین یا نبی
آیا نہ دھیان آپکو میرا کسی طرح

یارب ہو عشق دین محمد سے دل نہال
ہو غنچۂ امید شگفتا کسی طرح

دامن پکڑ کے عرض کرونگا مین روز حشر
لو آج تو اُٹھائیے پردا کسی طرح

خود آیئے کرم سے کہ مجکو بچائیے
بیمار کی خبر لو مسیحا کسی طرح

خورشید سے ستارہ قسمت بلند ہو
آئے نظر جو وہ قدِ بالا کسی طرح

مہدی کا جلد میرے خدایا ظہور ہو
گڑجائے سُرخ دین کا جھنڈا کسی طرح

جلنے سے تنگ ہون جو وہ ہے دور آپ سے
قربان کو اب بُلائیے شاہا کسی طرح

## ردیف خ

جامہ یون پہنے ہے وہ دلدار سُرخ
ہوگئی میرے خون سے تلوار سرخ

واعظا کیا لہر دل مین آگئی
آج ہین کیون جبّہ و دستار سُرخ

جوش مین آئے نہ کیونکر خون مرا
ہے لہو سے یار کی تلوار سُرخ

ہے اُسی کا رنگ یہ ہر شان مین
کا کریزی چنبئی گلنار سُرخ

ہے گُلِ رُخسارِ جانان کا یہ عکس
جو نظر آتا ہے سب گلزار سُرخ

سوزِشِ غم سے علاقہ ہے اِسے
کیون نہو زخمِ دلِ بیمار سُرخ

عاشقون کی خیر اے قربان ہو
غیظ سے کیون ہے رُخِ دلدار سُرخ

## ردیف د

دلِ پردرد کے درمان ہین احمد
علاجِ سینۂ بریان ہین احمد

لقب ہے احمدِ بےمیم اُن کا
ضیائے شمع یزدان ہین احمد

انھین سے باغِ ہستی پر فضا ہے
بہارِ عالمِ امکان ہین احمد

منوّر ہے انھین سے کعبۂ دل
چراغِ خانۂ ایمان ہین احمد

تصوّر سے ہے ان کے زندگانی
تجلّیِ دلِ ویران ہین احمد

ہمین کیا فکر ہے روزِ جزا کی
ہمارے شافعِ عصیان ہین احمد

ہے اُسکے نور کا ہر شے مین جلوہ
یہ عالم جسم ہے اور جان ہین احمد

تصدّق جنپہ ہووے جانِ قربان
ظہورِ عالمِ امکان ہین احمد

دکھلا دے الٰہی رُخِ تابانِ محمّد
مرتا ہے غمِ ہجر سے قربانِ محمّد

ہون مین تو دل وجان سی ثناخوانِ محمدؐ
سر پر ہو مرے سایۂ دامانِ محمدؐ

افضل ہین ملائک سی غلامانِ محمدؐ
ہے عرشِ برین پایۂ ایوانِ محمدؐ

کیا وصف ہو چارون کا جو ہین چار خلیفہ
عنصر ہین تنِ اطہرِ ذیشانِ محمدؐ

آیا ہے یہ قرآن مین خالق کا ہی فرمان
پیدا نہوا دوسرا ہمشانِ محمدؐ

تعظیم محمدؐ کی تو تعظیم خدا ہے
تعظیم کے قابل ہین گدایانِ محمدؐ

تعظیم محمدؐ کا جو منکر ہے شقی ہے
بے دین سمجھتا نہین کچھ شانِ محمدؐ

تکلیف نہ فرمائین یہان حضرت عیسیٰ
ہے درد میرا قابل درمانِ محمدؐ

کچھ آگے میرے قدر نہین مشک ختن کی
سونگھے ہین جو گیسوی پریشانِ محمدؐ

ایسا نہوا اور نہ ہو گا کبھی پیدا
قربان ہے دل وجان سی قربانِ محمدؐ

## ردیف ذ

لکھ کے اُس گلشنِ خوبی نے جو بھیجا کاغذ
بنگیا تختۂ فردوسِ معلّا کاغذ

لا کے خط مجکو دیا جبکہ کسی قاصد نے
مین نے سمجھا کہ اُسی شوخ نے لکھا کاغذ

کسلیے میرے خطون کا نہین دیتے ہو جواب
کیا جہان مین نہین ایجان تمھین پیدا کاغذ

جب اُٹھایا کبھی لکھنے کیلیئے اُس بُت نے
بنگیا جلوۂ عارض سے سنہرا کاغذ

جسکے پڑھتے ہی ہوا سینے مین دل سو ٹکڑے
اچھا اُس قاتلِ عشّاق نے بھیجا کاغذ

واہ رے جذبۂ دل خاک ہوا اُسپہ اثر
بھولکر بھی مجھے اُس بُت نے نہ لکھا کاغذ

دل مین ہے نامہ لکھون اُسکو مگر اے قربان
چاہیے اُس بتِ سیمین کو روپہلا کاغذ

## ردیف ر

دانا توئی قادر توئی یا غوث اعظم دستگیر
لخت دل زہرا توئی نور علی شاہا توئی
نامِ تو نامِ کبریا اسمِ تو اسمِ مصطفےٰ
دل مائلِ گیسوے تو جانم فدا بر روے تو

مشکلکشا سرور توئی یا غوث اعظم دستگیر
ابنِ حسن صفدر توئی یا غوث اعظم دستگیر
در خلقِ حق برتر توئی یا غوث اعظم دستگیر
مطلوبِ حق دلبر توئی یا غوث اعظم دستگیر

قربان غریب و خستہ را ایک جام وحدت کن عطا
ساقی توئی ساغر توئی یا غوث اعظم دستگیر

در مدح سید السادات و منبع الحسنات قبلۂ ارباب اتقان مقتدای اہل عرفان قطب زمان محبوب یزدان مولائی مرشدی معاذی وجدی حضرت حکیم سید مہر علی قادری اکبرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز

ہوں ہجر میں تیری میں مضطر مولا شہ مہر علی قادر
کیا مجھسے صفت ہو تیری بیاں ہو ذات تری ذاتِ سبحاں
تم نور انا من نور اللہ فانی فی اللہ باقی باللہ
گہہ شکل ہوا تو دلمیں بسا گہہ شور ہوا تو سر میں رہا
ہو ذات تری ہر رنگ شہا کیا رنگ دکھائے رنگ میں آ

ہوجاے کرم کی مجھپہ نظر مولا شہ مہر علی قادر
ای نورِ نگاہِ جن و بشر مولا شہ مہر علی قادر
اے لیس کملی کے مظہر مولا شہ مہر علی قادر
گہہ نور ہوا تو پیش نظر مولا شہ مہر علی قادر
خود تخم ہوا خود شاخ و شجر مولا شہ مہر علی قادر

قربان سے ہو تیری شان عیاں اصلِ وجود کون و مکاں
میں موج ہوں تو بحرِ خوشتر مولا شہ مہر علی قادر

رنگ لایا کبھی گلشن میں گلِ تر ہو کر
یا وہی تم تھے کہ دل لیگیے دلبر ہو کر
لاکھ فریاد و فغاں کیجیے سنتے ہی نہیں

خود ہوا نغمہ سرا بلبل مضطر ہو کر
یا دل آزاریاں کرتے ہو ستمگر ہو کر
میری جانب سے تو بت بیٹھے ہیں پتھر ہو کر

دیر لیجاتا ہے یا کوی بتان مین مجھکو — دل نے گمراہ کیا ہے مجھے رہبر ہو کر

ناتوانی کا ہے احسان کہ گلی مین اُسکی — رہگیا خاک پہ گرتے ہی مین بستر ہو کر

درِ جانان پہ پہونچتے ہی یہ حیرت نے لیا — رہگیا سکتہ کی حالت مین مین ششدر ہو کر

گو گنہگار ہین امت مین تو اُنکے ہم ہین — بخشوائینگے ہمین شافع محشر ہو کر

ایک مدت سی جنھون نے ہے پریشان رکھا — جان دونگا مین اُنھین گیسوون کے سر ہو کر

دیکھو برگشتگیِ بخت کہ شب کو ناگاہ — گھر سے وہ لوٹ گئے میرا مقدر ہو کر

یادِ دندان مین عجب رنگ سے نکلے آنسو — کبھی نیلم کبھی مرجان کبھی گوہر ہو کر

آخرش وعدہ وفا کر گیا وہ وعدہ خلاف — بات جو ہونی ہو رہتی ہے وہ اکثر ہو کر

ہوگیا رنگ ہوا بو کی طرح سے اُسکا — باغ مین نکلے جو وہ گل کی برابر ہو کر

ہمکو کچھ خوف نہین تشنہ لبی کا قربان — پیاسا رکھین گے ہمین ساقیِ کوثر ہو کر

## ردیف ز

کیا جانے کوئی اُس بتِ بیدادگر کا راز — پوچھین گے غیب دانون سی اُسکی کمر کا راز

کہتے ہین اِسکو ضبط کہ مرنیکے وقت تک — کھلنے دیا نہ ولپہ بھی ہم نے جگر کا راز

کیا کیا نہ کوششین ہوئین کیا کیا نہ چھانی خاک — ظاہر ہوا نہ آج تک اُس سیمبر کا راز

قیدِ تعینات سے آگاہ ہے وہ ہی — عارف کے دل سے پوچھیے جا کر بشر کا راز

حیران ہے اک زمانہ مگر کچھ کھلا نہ بھید — ممکن نہین کھلے مرے رشکِ قمر کا راز

گریان ہو رات دن یہ فراقِ رسول مین — کوثر سے پوچھو جاکے میری چشمِ تر کا راز

قربان پردہ پوشی کے معنی یہی تو ہین — اب تک کھلا نہ آنکھ پہ تارِ نظر کا راز

## ردیف س

سخت مشکل مین ہون یا شاہِ ہدیٰ فریادرس
عاصیون کا کون ہی تیرے سوا فریادرس

تشنہ لب ہی ایک عالم حد سے گذری تشنگی
یا سحابِ مکرمت بحرِ سخا فریادرس

یہ دلِ بیتاب تیغِ ہجر کا گھائل ہوا
مرہمِ دل خستگان صورت دکھا فریادرس

ہم غریبون کا سہارا دین و دنیا مین ہے کون
بیکسون کے آپ ہین مشکل کشا فریادرس

آپکی فرقت مین جانِ زار لب پر آئی ہے
رحمۃ اللعالمین بہرِ خدا فریادرس

واہ کیا الفت خدا کو امتِ احمد سے ہے
خاص اپنے دوست کو اسکا کیا فریادرس

خوف کس کا پھر تجھے قربان جب اتنے ہین معین
مصطفیٰ و مرتضیٰ آلِ عبا فریادرس

دین کی ہو نہ طلب اور نہ دنیا کی ہوس
چاہیے بندہ ہر حال مین مولا کی ہوس

مال دنیا کی نہ کچھ دولتِ عقبا کی ہوس
اک ہوس ہے فقط دیدۂ بینا کی ہوس

مرد آزاد کو کیا کام قیودات سی ہے
نہ غرض لا سے مجھے اور نہ اِلّا کی ہوس

نامرادی جسے کہتے ہین وہ ہی عین مراد
کام خواہش سے ہے مجکو نہ تمنا کی ہوس

اپنی نظرون مین فقیر اور غنی یکسان ہین
نہ ہی ادنےٰ سے سروکار نہ اعلا کی ہوس

چھوڑ کر قید طلب مطلبِ دل کو پایا
نہ طلب عشق کی نہ عاشق شیدا کی ہوس

طلب ذات نے آزاد کیا دونون سے
خوف دوزخ کا نہ فردوسِ معلا کی ہوس

کام کیا اچھے برے سے ہی مجھے ای قربان
محو بیرنگ ہون دنیا کی نہ عقبیٰ کی ہوس

## ردیف ش

آرزوی سیم و زر ہے کچھ نہ گوہر کی تلاش
بلبلِ دلکو فقط ہی اس گلِ تر کی تلاش

پھر دل سودہ زدہ کو ہے کسی لیلیٰ کی یاد
آج کل ہے پھر رگِ مجنونکو نشتر کی تلاش

آرزو مدت سے ہے دیکھوں فضائے کربلا
اک دلِ حسرت زدہ کو ہے بہتر کی تلاش

مسندِ الفقر فخری بس ہے میرے واسطے
کام تکیہ سے مجھے کچھ اور نہ بستر کی تلاش

صدمۂ فرقت سے اکرم بھی نہیں راحت نصیب
دشمنِ جان بنگئی ہے اک ستمگر کی تلاش

آب و گل میں ہے میرے داخل ولائے بوتراب
حیدری ہوں کیوں نہ ہے ہر دم حیدر کی تلاش

کردیا آزاد مجکو جلوۂ ہر رنگ نے
کام کعبے سے مجھے کچھ اور نہ مندر کی تلاش

بے وصالِ یار ہے کیا خاک لطفِ زندگی
دلکو کیوں ہر دم رہے قربان نہ دلبر کی تلاش

## ردیف ص

فقیر کے لیے کیا فکر بیش و کم مخصوص
ہر ایک حال میں مولا کا ہے کرم مخصوص

اُٹھا سکے نہ ملائک بھی جس امانت کو
رکھا وہ سر پہ میرے حق نے کوہ غم مخصوص

جو ماں کے پیٹ سے نکلا وہ گور جھانکے گا
وہ کون ہے نہیں جسکو رہِ عدم مخصوص

ہر اک مقام پہ یکساں ہے جلوۂ یزداں
نہ شرط کعبہ کی نے خانۂ صنم مخصوص

یہ جان تک نہیں کرتے عزیز سائل سے
نکیوں جہاں میں ہوں صاحب کرم مخصوص

جنھوں نے اُلفتِ آلِ نبی میں جان دی ہے
انھیں کے واسطے ہے گلشنِ ارم مخصوص

سنور کے غیر کے گھر وہ چلے ہیں اے قربان
ہمارے واسطے اُنکا ہے یہ ستم مخصوص

## ردیف ض

اے فلک مجسے ہے کیوں تو ناراض
نظر آتا ہے وہ مہرو ناراض

اُس گلِ تر کی ہے کسپر خفگی
کیوں صبا پھرتی ہے ہر سو ناراض

تیغِ خونخوار سے بڑھکر ہین مجھے
ہو گئے کیون تری ابرو ناراض

پھر ستم پر ہے فلک آمادہ
مجھسے ہی پھر وہ جفاجو ناراض

خارِ غم کیون نہ گڑین سینے مین
ہو گیا مجھسے وہ گلرو ناراض

پھر گئی آنکھ تری کیون ہمسے
کھا کے بل کیون ہوئے گیسو ناراض

یہی قربان کی دعا ہے یارب
تادمِ مرگ نہو تو ناراض

ردیف ط

تونے آنے کا کیا وعدا غلط
کیون عبث مجکو دیا دھوکا غلط

انتظاری مین میرا دل خون ہوا
وعدہ کرتا ہے کوئی ایسا غلط

کیون مجھے بدنام کرتے ہو بھلا
کب سخن میرا کوئی پایا غلط

اُسنے آنے کا کیا اقرار جھوٹ
کس طرح خط مین نہوا املا غلط

کھنچ سکی آخر نہ تصویرِ صنم
ہو گیا مانی سے بھی خاکا غلط

اُٹھ سکا دل سے نہ ادنا سا ستم
کیون کیا تھا عشق کا دعوا غلط

جلوہ فرما آپ اے قربان ہے وہ
ہستی موہوم کا دھوکا غلط

مطلب ہی سیم و زر سے نہ شاہ و گدا سے ربط
رکھتے ہین دوجہان مین فقط ہم خدا سے ربط

جب سے ہوا ہے اک بتِ ناآشنا سے ربط
ہے دلکو رات دن غم و رنج و بلا سے ربط

مشکل مین بھی کسی سے نہین طالبِ مدد
کافی ہے اس فقیر کو مشکلکشا سے ربط

طے کر چکے ہین دشتِ فنا و بقا کو ہم
کچھ زندگی سے ہمکو غرض نے قضا سے ربط

قید تعینات سے ہم ہو چکے رہا
الّا سے اب فقیر کو مطلب لا سے ربط

محبوب کائنات ہے وہ بھی جہان مین
زنجیر معصیت سی نہین اُسکو کچھ خطر
پالا پڑا ہے کاکلِ خمدار یار سے

ہے جسکے دل کو عشق حبیبِ خدا سی ربط
ہو جیسے بشر کو زلفِ شہِ انبیا سے ربط
اِن روز و ن دلکو پھر ہوا دامِ بلا سے ربط

قربان کیا ہوا جو مرا تن ہے ہند مین
ہے میری روح کو تو حبیبِ خدا سے ربط

## ردیف ظ

رکھیگا نام محمدؐ کو دلمین گھر محفوظ
گناہ تیغ بکف گرچہ مجکو گھیرے ہین
جہان ہو ذکر حبیبِ خدائے عزّوجل
جو نام سُنکے لب و چشم پر رکھی ابہام

رہیگا نارِ جہنم سے وہ بشر محفوظ
رکھیگی ہم کو شفاعت کی پر سپر محفوظ
رہی حوادثِ ایام سے وہ گھر محفوظ
رہیگی ضعفِ بصارت سے وہ نظر محفوظ

جو عشق سیّدِ عالم مین رات دن روئے
رہی عذاب سے قربان وہ چشمِ تر محفوظ

ابتو کر اے بُتِ مہرو محظوظ
چاندنی چھٹکی ہے دے جامِ شراب
دیکھکر چشمِ سیہ اُس بُت کی
خود نہ آئیگا وہ دلبر جب تک
اُسکے کوچے کا نکر قصد اے دل
رند کو آج چھکا دے ساقی

دل ہو مسرور جو ہو تو محظوظ
آج عشاق ہین ہر سو محظوظ
ہو گئے دشت مین آہو محظوظ
مین نہونگا کسی پہلو محظوظ
تجھسے ہوگا وہ جفا جو محظوظ
اندنون مست ہین ہر سو محظوظ

سجدۂ شکر کرون اے قربان
ہو اگر مجھ سے وہ مہرو محظوظ

## ردیف ع

| | | |
|---|---|---|
| ہے میرے دلمین رُخِ محبوبِ داور کی شعاع | | دیکھلین اہلِ نظر مہرِ منوّر کی شعاع |
| جب کبھی چمکے دُرِ دندانِ احمد دھوپ مین | | شرم سے ظلمت بنی خورشید خاور کی شعاع |
| جو تجلّی ہے ہمارے دلکی داغون سے عیان | | شمع کی ہو روشنی ایسی نہ اختر کی شعاع |
| آیا منزل مین میری وہ غیرتِ مہر و قمر | | صحن مین پھیلی ہوئی ہو ماہِ انور کی شعاع |
| ضو فگن ہو جلوۂ نورِ خدائے لم یزل | | دیکھلو آئینۂ روئے پیمبر کی شعاع |
| بلبلِ دل کیون نہ اُس بُت پر ہو سو جانسے نثار | | پھول ہے گالو نمین ہے یا قوتِ احمر کی شعاع |

رات دن قربان ہو محوِ جمالِ مصطفےٰ
کیون نہ ہو تیرے دُرِ مضمون مین گوہر کی شعاع

## ردیف غ

| | | |
|---|---|---|
| دلبر ہے اپنے ہجر بتِ سیمبر کا داغ | | ہے آفتابِ حشر ہمارے جگر کا داغ |
| کس طرح روز و شب نہ رہین بیقرار ہم | | دل سے ملا ہوا ہے ہمارے جگر کا داغ |
| ممکن نہین کہ جاہلِ ذاتی ہو ذی شعور | | یہ کسکی تاب ہے جو مٹائے قمر کا داغ |
| ناسور دل کا داغ جگر سے نہ کیون ہو تیز | | یہ اِس برس کا داغ ہے وہ پیشتر کا داغ |
| کیا خاک ہو بخیل سے سائل کو فائدہ | قطعہ | ہے اُسکے قلبِ نحس پہ دینار و زر کا داغ |
| جلتا ہے حبِّ دولتِ دُنیا مین رات دن | | اخگر سے کم نہین ہے دلِ فتنہ گر کا داغ |

دل داغ داغ رہتا ہے قربانؔ رات دن
نشتر ہے دلکو ہجرِ بتِ سیمبر کا داغ

## ردیف ف

| | |
|---|---|
| مُشکل آنکھونکو محبوب کی آجائے نظر صاف | آئینہ کی صورت ہو اگر قلبِ بشر صاف |

تشبیہ اسے عارضِ معشوق سے دیتے
دھبّوں سے اگر دیکھتے ہم روئے قمر صاف

یوں نعتِ نبی کرنے سے ہوتا ہے بشر پاک
جسطرح کہ دل کرتی ہے عارف کی نظر صاف

کیا مجھسے ثنا ہو دُرِ دندانِ صنم کی
دیکھے نہیں اس رنگ کے دُنیا میں گہر صاف

اُس ثانیِ لیلا کا ذرا دھیان جو آئے
ظاہر میری وحشت سے ہو مجنوں کا اثر صاف

خوش ہو کے ابھی تربتِ بلبل پہ رکھیں پھول
ہو جائے اگر ہمسے وہ رشکِ گلِ تر صاف

قربان میں نعرہ جو کروں ہجرِ صنم میں
ہو جائے ابھی چاک گریبانِ سحر صاف

## ردیف ق

ٹکڑے ٹکڑے نکروں کیوں میں گریبانِ فراق
وصل سے پہلے نظر آتا ہے سامانِ فراق

جذبِ دل کھینچ کے لایا اُنھیں آخر مجھ تک
مرتے دم تک بھی نہ بھولونگا میں احسانِ فراق

بعد مُدّت کے ہوا وصلِ صنم مجکو نصیب
اب تو ہے ہاتھ میرا اور گریبانِ فراق

کر دیا ہجر کے اندوہ سے یکدم میں جدا
کیا میرا کام نکالا ہے میں قربانِ فراق

رفتہ رفتہ میری قسمت نے دکھایا یہ اثر
بن گئی وصل کی امید ہی دربانِ فراق

زخمِ دل کے لئے اک تازہ خلش ہے ہردم
دیکھے عشاق کی آنکھوں سے کوئی شانِ فراق

انتظاری میں بھی اک تازہ مزا پاتا ہوں
خلق میں میرے سوا کسکو ہے ارمانِ فراق

گر وہ بُت چاہے تو اک آن میں ہو جائے ابھی
جامۂ وصل میں پنہاں تنِ عُریانِ فراق

کس کشاکش میں میری جان پھنسی ہے قربان
غم ہے مہمان میرا اور میں مہمانِ فراق

یارِ غارِ شہِ ابرار جنابِ صدیق
حق کے مطلوب و طلبگار جنابِ صدیق

جوہرِ تیغ سے اسلام کو زینت بخشی
دینِ احمدؐ کے مددگار جنابِ صدیق

کسکو حصہ شب ہجرت کا نبی نے بخشا
صرف تھی اُسکے سزاوار جناب صدیق

برج وحدت کی قمر برج نبوت کی گہر
خلق کے سید و سالار جناب صدیق

پھر وہ شاہو کا بھی دُنیا مین سلامی نہ رہا
جسنے پائی تیری سرکار جناب صدیق

پائے اقدس سے اُٹھاؤن نہ کبھی سر اپنا
دیکھون گر آپکو اکبار جناب صدیق

نزع کا قبر کا محشر کا نہ ڈر کر قربان
تیرے ہر جا ہین مددگار جناب صدیق

## ردیف ک

دلپہ داغِ ہجر احمد ہے نشانی آج تک
ہے شہِ والا کی مجھپر مہربانی آج تک

چشمۂ چشمانِ تر ہے عہدِ طفلی سے روان
ہے اُنھین نہ وروان یہ اشکونکی روانی آج تک

ہے ازل سے میرے دلکو عشق محبوب خدا
ہجر مین چہرہ ہے میرا زعفرانی آج تک

خانۂ دل مین مکین ہے جلوہ شاہِ رسُل
خوب کی مہمان کی ہین نے میہمانی آج تک

شربتِ دیدار کو بیکہ بھی ہون خواہانِ ہجر
ہے میرے دلمین وہ ہی سوزِ نہانی آج تک

عشق احمد کے وہ ہی ہین ولولے پیری مین بھی
تھا جو کل بس ہے وہ ہی زورِ جوانی آج تک

بچپنے سے ساقی کوثر کے رندونمین ہون مین
نوش کرتا ہون شراب ارغوانی آج تک

ہون ازل سے عندلیبِ گلشن مدح نبیؐ
ہے لب جبریل پر میری کہانی آج تک،

کیون نہ اے قربان مجھے سب عاشق احمد کہین
عہد طفلی سے ہے شغل مدح خوانی آج تک

در مدح سید السند مرجع خاص و عام حضرت سید ابراہیم شہید آپکا مزار قصبہ جلیسر مین ہے!

## ردیف ل

بہارِ باغ وحدت سید ابراہیم صاحبدل
فروغ نورِ عرفان مالکِ تقسیم صاحبدل

گل گلزار معنی واقف اسرار یزدانی
در بحرِ طریقت حاکمِ تنجیم صاحب دل

رموزِ عشق خالق تو بدانی اے بہ خوبی
درین عالم تو ہستی قابلِ تعظیم صاحب دل

بنائے خانۂ صبر و توکل از تو شد محکم
خوشا زیبا قامت جامۂ تسلیم صاحب دل

چہ گوید بندۂ ناچیز قربان وصفِ تو شاہا
ترا بخشید خالق عزت و تکریم صاحب دل

## ردیف م

کھولیں زبان کو نعتِ رسولِ زمن میں ہم
بلبل کے جاکے ہوش اُڑادیں چمن میں ہم

اُستاد ہیں رہا ہے سخنور خوشا نصیب
پھولیں پھلیں نکسطرح باغِ سخن میں ہم

ای قبر اب تو سونے دے ہمکو کہ قبلِ مرگ
جاگے بہت ہیں ہجرِ رسولِ زمن میں ہم

چہرہ مثالِ نامۂ اعمال ہے سیاہ
کیونکر نہ منھ چھپائیں حجابِ کفن میں ہم

رہتا ہی ہمکو اُس رخِ روشن کا جو خیال
خلوت کا لطف دیکھتے ہیں انجمن میں ہم

ای حسرتِ زیارتِ روے بتان نہ جا
رکھتے ہیں بڑھکے جا تجھے اپنے تن میں ہم

جُھک جُھک کے رہ ہی جاتا ہی اوپر زمین کے چرخ
جب کھینچتے ہیں نالۂ شب پر محن میں ہم

مجنون صفات ہیں کسی لیلیٰ کے ہجر میں
روتے ہیں پھوٹ پھوٹ کے دیوانپن میں ہم

پاون بڑھائیں کسطرح میدانِ عقل میں
اُلجھی ہوی ہیں زلفِ شکن در شکن میں ہم

کیا دور ہی عدم کہ جو جا یا نجائے گا
اک دم کی دم میں پہونچینگے قربان وطن میں ہم

در مدح سید السادات منبع الحسنات حق آگاہ و حق نما مولائی و مرشدی و جدی
حضرت حکیم سید نور الدین رضوی قادری قطب اکبرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز

کاشفِ رازِ خدا ہو شاہ نور الدین تم
واقفِ الٰی انا ہو شاہ نور الدین تم

شربت دیدار سے سیراب مجکو کیجیے
رحم فرماؤ تو دل سے دور ہو میرے غبار
ہے تمھارے نور سے روشن یہ سارا خاندان
بحر عصیان سے نکالو مجکو اب بہر خدا
آپ کا عاصی رہے کب تک الم مین مبتلا

درد عاشق کی دوا ہو شاہ نورالدین تم
یعنی اہل صفا ہو شاہ نورالدین تم
اہل عرفان کی ضیا ہو شاہ نورالدین تم
یعنی میرے پیشوا ہو شاہ نورالدین تم
مصدر لطف و عطا ہو شاہ نورالدین تم

شان مین کیا لکھ سکے حضرت کی یہ قربان غریب
خاص مقبول خدا ہو شاہ نورالدین تم

چمن دہر مین ایک تو ہے طرحدار صنم — او دل آزار صنم
گل گلزار ہے تو اور ہین سب خار صنم — او دل آزار صنم
تپ فرقت سی ہوا ہون مین نہایت بیمار — جسم ہی میرا نزار
مجکو دکھلادے ذرا چاند سا رخسار صنم — او دل آزار صنم
دل پریشان ہے مرا جب سی ہوا ہے تو جدا — مجکو سودا ہے ترا
صدمۂ ہجر کا اُٹھتا نہین اب بار صنم — او دل آزار صنم
خواب ہی مین نظر آجا کبھی او ماہ لقا — اپنا جلوہ تو دکھا
کسی صورت سے تو ہوجا تو نمودار صنم — اور دل آزار صنم
مست و مدہوش پڑا رہتا ہون مین آٹھ پہر — نہین دنیا کی خبر
مئے الفت سے ترے مین ہوا سرشار صنم — او دل آزار صنم
دل جو پہلو مین تھا اُسنے بھی کنارہ پکڑا — کوئی ہمدم نہ رہا
کوئی دنیا مین نہین اب میرا غمخوار صنم — او دل آزار صنم
مجکو کیون دل سے بھلایا ہی بتا ماہ لقا — کیون ہوا مجسے خفا

آ میرے پاس خدا کے لیے غمخوار صنم — او دل آزار صنم
آپ تو بولا انا الحق اُسے بدنام کیا — خوب یہ کام کیا
تو نے دکھلائی یہ منصور کو خود دار صنم — او دل آزار صنم
قتل کر ڈالا مجھے ابرو نے تیرے قاتل — ہو گیا مین بسمل
بے گناہ مجھپہ چلائی ہے یہ تلوار صنم — او دل آزار صنم
حیف دنیا مین رہی کچھ نہ ترا کام کیا — منکر ونکین نام کیا
کر کے یان آئے تھے ہم تجھسے تو اقرار صنم — او دل آزار صنم
خوبیان جتنی تھین خالق نے وہ دین سب تجکو — پھر کیا پیدا تجکو
سب حسینونکا کیا تجکو ہے سردار صنم — او دل آزار صنم

تجھپہ اے جان دل و جان سے ہے قربان فدا — اپنا مکھڑا تو دکھا
اب کسی شکل سے دکھلا مجھے دیدار صنم — او دل آزار صنم

کچھ نپوچھو یہ ہمسے کیا ہین ہم — مرۂ سر کبریا ہین ہم
ہے حدوث و قدم ظہور اپنا — کہین فانی کہین بقا ہین ہم
فیض مطلق نے کر دیا آزاد — نہ خدا اور نہ با خدا ہین ہم
جبکہ تشبیہ سے ہوئی تنزیہہ — پھر کسی کے کب آشنا ہین ہم
بزم عالم ہمین سے روشن ہے — شمع ایجاد کی ضیا ہین ہم
بے نیازی مین بھی ہے راز و نیاز — ہیو فنا ہو کے با وفا ہین ہم
حسنِ ذاتی نے کر دیا بیخود — اپنی صورت پہ مبتلا ہین ہم
آؤ اے سالکانِ راہ فنا — خضر جادۂ بقا ہین ہم
کیون نہ خورشید ہو خجل قربان — ذرۂ خاکِ کربلا ہین ہم

درد دل کی دوا ہو نور الدین ۔ ہر مرض کی شفا ہو نور الدین

مظہر کبریا ہو نور الدین ۔ عین نور خدا ہو نور الدین

ہے صفت مین میری زبان قاصر ۔ کیا کہوں ہمین کہ کیا ہو نور الدین

ایک جرعہ کا مین پیاسا ہون ۔ جام وحدت عطا ہو نور الدین

پیر و مرشد ہو قطب عالم ہو ۔ سب کی تم پیشوا ہو نور الدین

آپ جسکے معین ہون اُسکی ۔ کیون نہ جنت مین جا ہو نور الدین

در اقدس ہے مرجع عالم ۔ سب کے حاجت روا ہو نور الدین

کیون نہون اُسکی مشکلین آسان ۔ جسکا مشکلکشا ہو نور الدین

معدن نور کر دیا سینہ ۔ میرے دلکی ضیا ہو نور الدین

کیون نہ پہونچے وہ اپنی منزل کو ۔ جسکے تم رہنما ہو نور الدین

ہو شفا جس مریض کی منظور ۔ ہر مرض خود دوا ہو نور الدین

میرے حق مین جو ہو شتابی ہو ۔ یاد وایا دعا ہو نور الدین

ظلمت کفر سے بچا لیجیے
تمپہ قربان فدا ہو نور الدین

تمہارے ہجر مین اب بار بار نور الدین ۔ تڑپ رہا ہی دل بیقرار نور الدین

پلا دو پھر خدا جام بیخودی مجکو ۔ چڑھا ہی سر پہ خودی کا خمار نور الدین

ذرا ادھر بھی کرم کی نگاہ ہو جائے ۔ پڑا ہی در پہ تری خاکسار نور الدین

فرشتہ چرخ پہ حورین بہشت کے اندر ۔ ہین تیری دید کے امیدوار نور الدین

تمہارا نام نہ بھولیگا میرے دل سی کبھی ۔ کہونگا مر کے بھی زیر مزار نور الدین

بس فنا یہ تمنا ہی اپنی خالق سے ۔ بنوں مین در کا تمہارے غبار نور الدین

نگاہ لطف و عنایت کا آپ کے قربان
بہت دنون سی ہے امیدوار نور الدین

جو اپنے صنم مین سمائے ہوی ہین
وہ کوس انا الحق بجاے ہوئے ہین

جو اُس شمع سی لو لگائی ہوے ہین
وہی جان اپنی جلاے ہوئے ہین

جو نظرون مین اپنی سمائی ہوے ہین
وہ سر اپنے آگے جھکاے ہوئے ہین

جو کل ہونگے ممتاز کل اُمتون پر
وہ تیرا ہی کلمہ پڑھاے ہوئے ہین

وہی زندہ ہین جو کہ تجھپر مرے ہین
جو کھوئے ہوی ہین وہ پاے ہوئے ہین

وہ پیش خدا ہونگے اے دل سبکدوش
جو بار محبت اوٹھاے ہوئے ہین

یہ نیرنگیان ہین جو باغ جہان مین
یہ سب گل تجھی کی کھلاے ہوئے ہین

جو قربان ہین اپنے مرشد کے اوپر
رسول خدا کو وہ پاے ہوئے ہین

جو کشتہ ہین ابروے احمد کے قربان
مزا زندگی کا وہ پاے ہوئے ہین

ہر چند پر گناہ و خطاوار آئے ہین
رحمت کے پر تمھاری طلبگار آئے ہین

امید ہے جناب رسالت مآب سے
بار گران سے ہم جو گرانبار آئے ہین

بہکا جو مین سوال نکیرین مین ذرا
تیری مدد کو سید ابرار آئے ہین

کیا کیا گلون کے رنگ چمن مین ہوا ہوے
جب سیر کو وہ جانب گلزار آئے ہین

جلد اب تو اے مسیح پلا شربت وصال
جینے سے تنگ ہجر کے بیمار آئے ہین

اندوہ و یاس حسرت و ارمان و درد و غم
کیا کیا ہمارے دل کے خریدار آئے ہین

کیا دلمین آگئی کہ جو مدت کے بعد آپ
بہر عیادت دل بیمار آئے ہین

سودا تو کچھ نہین ہے جو مین بیچ دون اسے
کیون آپ بنکے دل کے خریدار آئے ہین

قربان تم بھی اپنا جھکا دو سرِ نیاز
تُسنِ ناز سے وہ کھینچ کے تلوار آئے ہین

کشتۂ ناز ترا او ستم ایجاد ہون مین
واجب الرحم ہون اور قابلِ امداد ہون مین

آئینہ دیکھ کے وہ اب تو یہ فرماتے ہین
حُسن و خوبی مین ملاحت مین پری زاد ہون مین

حُسن مین اُس بتِ خوبی کے الف اللہ کا
اپنی پیشانی پہ کھینچے ہوئے آزاد ہون مین

دامِ گیسو مین تیری جب سے پھنسا دل اپنا
سچ تو یہ ہے کہ ہر ایک قید سے آزاد ہون مین

نہ رہا طوق بگردن کبھی قمری کی طرح
سرو کی طرح سے اس باغ مین آزاد ہون مین

رحم کر رحم کہ اب دل کی پریشانی سے
خاک کی طرح تیری کوچے مین برباد ہون مین

وحشتِ دل نے نہ رکھا کبھی ایک حالت پر
کبھی وامق کبھی مجنون کبھی فرہاد ہون مین

خوب ہو اُسکی طبیعت جو کسی پر آجائے
وہ بھی غمگین ہو مری طرح سے تب شاد ہون مین

آگے اُس شوخ کے کچھ بھی نہ چلی اے قربان
بس اسی بات پہ کہتے ہو کہ اُستاد ہون مین

دارا نہین سکندر و نوشیروان نہین
عنقا کی طرح نام ہے باقی نشان نہین

باغِ جہان سے جاتا ہون مانند بوئے گل
دوشِ صبا پہ میرا جنازہ گران نہین

راہِ عدم کو سیکڑون جاتے ہین پر خموش
ہے کاروان مگر جرسِ کاروان نہین

واقف نہین ہین دردِ دلِ ناصبور سے
کمسن ابھی ہین نامِ خدا وہ جوان نہین

بے اختیار آہ نکلتی ہے سے سنبھل
اے چرخ اب تو طاقتِ ضبطِ فغان نہین

مانا کہ گو امید نہین یاس ہی سہی
کچھ تو سوالِ وصل مین کر منہ سے ہان نہین

مرقد نے مجکو یاد کیا یا کہ موت نے
ہو وجہ ہجرِ یار مین یہ ہچکیان نہین

جب تک نہین وہ پاس تو کھٹکے ہین سیکڑون
آجائین وہ تو کچھ بھی خلش درمیان نہین

یاران رفتگان سے ہوا کیا معاملہ
دو دن کی زندگی بھی بہت ہی جو یار ہو
چھایا ہوا جو عالم بالا پہ ہے غبار
ایک روز وقت پا کے کیا مینے یہ سوال
پہلے تو چپکے ہو رہے پھر سوچ سوچ کر

قطعہ

کھلتا کسی طرح سے یہ راز نہان نہین
بے یار لطف زندگی جاودان نہین
یہ آہ کا دھوان ہی میری آسمان نہین
کیا ہوگی مجھسے بات کبھی میری جان نہین
تیور چڑھا کے کہنے لگے ہان جی ہان نہین

قربان دل کا حال میرے کچھ نپوچھیے
مین کیا بتاؤن تمکو کہان ہی کہان نہین

صفائی ہے جو تیرے رخ مین وہ قمر مین نہین
ہوا وہ زندۂ جاوید جسکو قتل کیا
سمجھتے کاسۂ واژون ہین تاج شاہی کو
ذو تنی تجھے لازم ہے تو ہے سیب ذقن
تمہارے لب سی ہے لعل یمن کو کیا نسبت
ہر ایک شخص ہے امیدوار ٹھوکر کا
مریض عشق کو ممکن نہین شفا ہو جاے
مثال آئینہ دل صاف اس سی ہوتا ہے
درون مین زاہد و کیا آتش جہنم سے
قمر کے واسطے زیبا ہے جا بجا پھرنا
شب وصال مین بگڑو نہ اپنے عاشق سے
نثار کیا کرون تجھپر مین اسے تصور یار
وہ آج یار جو بیٹھی نظر نہین قربان

یہ ناز و غمزہ نزاکت کسی بشر مین نہین
اجی مسیح ہے یہ نیمچہ کمر مین نہین
کسی کا مال فقیر و نکی یان نظر مین نہین
کہ سرکشی تو کسی نخل باروَر مین نہین
چمک جو ہی تیری دندان مین وہ گہر مین نہین
وہ کون ہی جو پڑا تیری رہگذر مین نہین
مرض یہ آئیگا تشخیص چارہ گر مین نہین
یہ کبر و کینہ تو اے زاہد و خر مین نہین
جو سوز ہے میری سینے مین وہ سقر مین نہین
وہ رشک ماہ بجا ہے جو اپنے گھر مین نہین
مزا جو پیار و محبت مین ہی وہ شر مین نہین
ہوں منفعل کوئی آنسو بھی چشم تر مین نہین
سرور دل مین نہین روشنی نظر مین نہین

جو اپنے درد کی تکو دوا سمجھتے ہین
بھلا وہ کہیئے مسیحا کو کیا سمجھتے ہین

طرح طرح کے دکھاتے ہین عشوۂ و انداز
جسے وہ کشتۂ ناز و ادا سمجھتے ہین

ہزار طرح سے سمجھائین حضرتِ ناصح
جو مبتلائے بلا ہین وہ کیا سمجھتے ہین

وہ کیون نہ حال پریشان پہ رحم فرمائین
کہ مجکو قیدیِ زلفِ دوتا سمجھتے ہین

تمھارے آنے سے روشن ہی خانہ تاریک
تمھاری چہرے کو بدر الدجا سمجھتے ہین

اُڑائی کوچۂ جانان سے خاک بھی میری
ترا قصور یہ ہم ای صبا سمجھتے ہین

وہ کون ہین جو سمجھتے ہین خانۂ جاوید
جو ہمسے پوچھو تو اِسکو سرا سمجھتے ہین

نہ شکوہ ہجر کا ہے اور نہ وصل کی خواہش
غم و خوشی کو تو ہم ایک سا سمجھتے ہین

تو اُسنے سوزشِ دل کا بیان نکر قربان
وہ عاشقون کا جلانا ادا سمجھتے ہین

تیری چشم نرگسی کا یا نبی بیمار ہون
مست ہون مدہوش ہون بیخود ہوا ازبس زار ہون

درد فرقت مین شہا مین زیست سی بیزار ہون
کچھ مداوا کیجیے ایک عمر سے بیمار ہون

چہرۂ انور سے اینجاب اُلٹ دیجے نقاب
یا رسول دوسرا مین طالب دیدار ہون

اپنے در پر اب بلا لیجے مجھے یا شاہِ دین
ہند مین گھبرا رہا ہون زیست سے بیزار ہون

ہی یہ فرمودہ جنابِ احمدِ مختار کا
جو علی کا یار ہی اُسکا مین ہر دم یار ہون

ہے زیارت روئے نورانی کی جو اسدم نصیب
خواب مین ہون یا الٰہی یا کہ مین بیدار ہون

صدقہ شاہِ شہیدان کر توجہ کی نظر
صدمۂ دردِ جدائی سے بہت لاچار ہون

ہین اسیر دام تیرے کیا عرب اور کیا عجم
عشق مین ڈوبے ہین سب اک مین ہی کیا سرشار ہون

اب تو بس آنکھون مین دم ہے اشتیاقِ دید مین
کیجے رحمت کی نظر مجبور ہون لاچار ہون

یا رسولِ ہاشمی محشر مین رکھنا میری یاد
عاشق شیدا تمھارا یا شہ ابرار ہون

اے شہ دنیا و دین کہدون خدا کے سامنے
بیخودی مین بھی خیال یار سے خالی نہین

تجھپہ جان و دل سے شیدا ہون مین تیرا رہون
گو کہ دیوانہ ہون پر مطلب کا مین ہشیار ہون

خوب کیا روز جزا سے مجکو اے قربان حسین
جان و دل سے مین غلام حیدر کرار ہون

کچھ آج کل سے بتون پر نہین فدا ہو نمین
کسی کی زلف مسلسل کا مبتلا ہو نمین
مین کارخانہ حکمت مین ہون عجب نسخہ
مین ہون جو عالم نیرنگ مین تو اے ہمدم
کل ہی بات ہے جو ساتھ بیٹھکر پی تھی
ہمارا اشک ندامت یہ ہمسے کہتا ہے
خدا کے فضل سے مہر علی نے چمکایا

اسی مرض مین ہمیشہ کا مبتلا ہون مین
بنا ہے کون کہ بگڑی ہوئی ہوا ہو نمین
کہین شفا ہون کہین درد لا دوا ہو نمین
کہین خزان ہون کہین کو جان فزا ہو نمین
جناب شیخ تمھین خوب جانتا ہو نمین
کہ تیری ڈوبتی کشتی کا ناخدا ہو نمین
مثال آئینے کے سینہ باصفا ہو نمین

برنگ نرگس حیران چمن مین اے قربان
کسی کا راستہ حیرت سے تک رہا ہو نمین

کانو نمین بار رہا ہون ہر دم صدائے جانان
یہ غیرت دیکھنے سے وہ ماسوا سے خالی
خواہش نہ حور کی ہے نہ خلد کی تمنا
یان سر کو ہی جھکانا وان ظلم کو بڑھانا
چاہے ہمین بنا چاہے ہمین بگاڑے
کونین مین کسی سے مجکو نہین تعلق
حب نبی ہی جان مین مہر علی ہی دلمین

آنکھون سے دیکھتا ہون ہر جا لقائے جانان
آنکھین برائے جانان دل ہے برائے جانان
سر مین بھری ہوئی ہے میرے ہوائے جانان
یہ ہی سزائے عاشق وہ ہی سزائے جانان
راضی ہین ہم اسی مین جو ہے رضائے جانان
ہو نمین فدائے جانان ہو نمین فدائے جانان
یہ دو نون جاگزین ہین اتو بجائے جانان

توڑا ہی جب تعین ثابت ہوا یہ مجکو
ہے کون دو جہان مین قربان سوائے جانان

## غزل در مدح مرشد پاک

سالک راہ حقیقت مالک ملک یقین
آفتاب اولیا و نور چشم نور الدین

حضرت مہر علی غوث الورا فخر زمان
اولاد حسن المجتبیٰ اولاد حضرت محی الدین

مولوی امجد علی ہین آپ کے نانا ولی
میر عبد اللہ بغدادی کی جو ہین جانشین

آستان بوسی کو رکھا جسنے در پر تیرے سر
آستان اسکا نہو کیونکر شہا چرخ برین

عاشق مہر علی مجکو کہین گے مصطفےٰ
مجکو جسدم حشر مین پوچھیگا رب العلمین

ہان کوئی جلوہ دکھا د عاشق بدنام کو
درد فرقت سے تڑپتا دل ٹھہر جائے کہین

جذب الفت نے دکھایا آخر اپنا یہ اثر
جس طرف کو دیکھتا ہون توہی تو پایا یقین

اعتراض معترض سے پاک ہے میرا کلام
رکھ سکے کیونکر قدم اسجا نگاہ خردہ بین

آپکو کھویا تو پایا ہمکو اے جان جہان
چشم قربان کو ملا ہے رتبہ عین الیقین

ہمین بت ہین اور بت پرستان ہمین ہین
ہمین بت شکن اور یزدان ہمین ہین

ہمین ہم تھے اول ہین اک بحر بے رنگ
بنے موج ہو کر وہ انسان ہمین ہین

ہمارا ہی جلوہ ہے ہر جا نمایان
ہمین شہر ہین اور بیابان ہمین ہین

ہماری ہی صورت ہے یہ شکل آدم
گدا ہین ہمین اور سلطان ہمین ہین

ہمین کو ہے زیبا یہ تشبیہ و تنزیہہ
ہمین قید ہین اور عریان ہمین ہین

ہمین تخم الفت ہین شاخ و شجر ہین
ہمین برگ گل ہین گلستان ہمین ہین

ہمین نے کہا ہمسے ہی نحن واقرب ‌‌ ‌ ہمین ہم مین ظاہر ہین پنہان ہمین ہین

ہمین نے کہا تھا الستِ ازل مین
بلی کہنے والے بھی قربان ہمین ہین

چمن مین شور تھا ہر سو حضور آتے ہین عالم مین
حبیب حضرت رب غفور آتے ہین عالم مین
بچھائی چاندنی سونے کی خورشید منور نے
مبارک ہو شہنشاہ غیور آتے ہین عالم مین
یہ منظور الٰہی ہے کہ اب کافور ہو ظلمت
رسولِ حق لیئے قندیل نورانی ہین عالم مین
یہ فرحت ہے کھلی جاتی ہین باچھین آج ہر گُل کی
مسرت کیون نہو وجہ سرور آتی ہین عالم مین

جنابِ موسیٔ عمران کو پھر غش آئیگا قربان
نبی جمکانیکو پھر برق طور آتے ہین عالم مین

رباعی

آج یہ نور جو بیحد ہے خدا کے گھر مین
بزم میلاد محمدؐ ہے خدا کے گھر مین
درِ مسجد پہ ہے قربان جو ملائک کا ہجوم
آج کس شخص کی آمد ہے خدا کے گھر مین

ردیف و

مشتاق ہون اپنا مجھے دیدار دکھا دو
مختارِ دو عالم میری بگڑی کو بنا دو
شاہا میری بیماریٔ عصیان کو مٹا دو
کچھ ایسی شفاخانۂ حکمت سے دوا دو
ایک عمر سے پھرتا ہون مین حیران و پریشان
للہ رُخ و زلف سیہ اپنی دکھا دو
کیا یون ہی تڑپتا رہون مین ہجر مین شاہا
کس جا پہ نہان ہو وہ پتا مجکو بتا دو
اب ہند مین بیزار ہون جینے سے خدایا
مرجانے کا طیبہ مین مجھے مژدہ سُنا دو
دارو ہے میری درد کی دیدار محمدؐ
عیسٰی کو عزیزو مری بالین سے ہٹا دو
ہے عرض میری آپ سے اے ساقیٔ کوثر
قربان کو جامِ مۓ توحید پلا دو

رسولِ انس وجان پیدا ہوئے تعظیم کو اُٹھو
وسیلہ مغفرت کا اب گنہگاروں کو ہاتھ آیا
فرشتون نے سُنا مژدہ جو حضرت کے تولد کا
وہی محبوب حق پیدا ہوے جنکے لیے حق نے
ہوئے پیدا شہ کونین کیا خاموش بیٹھے ہو

شہِ کون ومکان پیدا ہوئے تعظیم کو اُٹھو
شفیعِ عاصیان پیدا ہوے تعظیم کو اُٹھو
ہوا حکمِ خدا اُنکو کہ ہان تعظیم کو اُٹھو
کیے پیدا زمین وآسمان تعظیم کو اُٹھو
درود اسدم کرو وردِ زبان تعظیم کو اُٹھو

ہماری جان ہو قربان حضرت کے تولد پر
عجب آرام جان پیدا ہوے تعظیم کو اُٹھو

مین اہلِ دل ہون داغِ جگر سے جدا نہو
اے جان وہ برگزیدہ ہو تو کائنات مین
کیون آج خود بخود ہے اجابت کا در کھلا
ہے واسطہ جناب رسالت مآب کا
حیران ہون مین خدا کو وہ کیا مُنھ دکھائیگا
مدت سی ہے یہ دلمین تمنا بھری ہوئی
للہ سوے گورِ غریبان نہ آئیے
ہر نالہ رائگان ہے ہر ایک آہ بے اثر

یارب وہ درد دے کہین جسکی دوا نہو
ایسا بھی کوئی ہے کہ جو تجھپر فدا نہو
شاید درِ قبول پہ پہونچے دعا نہو
کسطرح مستجاب ہماری دعا نہو
جس دلمین کچھ بھی عشق حبیبِ خدا نہو
مین ہون وہ دلربا ہو کوئی دوسرا نہو
مجکو یہ خوف ہی کہ قیامت بپا نہو
بگڑی ہوئی کسی کی بھی ایسی ہوا نہو

قربان کو خوف کیا ہی جو اُستاد ہین رہا
ممکن نہین کہ اُنکے سخن مین مزا نہو

نہ کیونکر عارضِ تابان سے زہرہ داغ بر دل ہو
تمہارے گیسوے مشکین کسیکو جلنے دیتے ہین
بتون کی سختیان سہتا ہی پھر دم اُنکا بھرتا ہے

حسینانِ جہان مین تم ہی رشکِ ماہِ کامل ہو
بھلا شامت ہی اُسکی جو کہ اِن کالون پہ مائل ہو
کسی کا بھی نہ میرا سا جہانمین یا خدا دل ہو

ہوا ہی ابر ہے مے ہی چمن ہی لیکن ای ساقی
اگر پہلو مین وہ آئین تو لطفِ زیست حاصل ہو

سوالِ بوسہ پر ابرو چڑھاتے ہو یہ کیا معنی
سوال اُسکا نہ رد کیجے جو آکر کوئی سائل ہو

گرفتارِ خمِ گیسو سے فرمانے لگے ہنسکر
ہمین کیا آپ سی گر کوئی پابندِ سلاسل ہو

زہی طالع ہوا قربان جو کشتہ اُنکی ہاتھوں سی
یہ قسمت اُسکی ہی جو کشتۂ شمشیرِ قاتل ہو

کمر کو باندھو تم اپنی کسکر چلو سفر کو چلو سفر کو
اُٹھاؤ توشہ تم اپنا ہنسکر چلو سفر کو چلو سفر کو

جہان بسی ہی وہ یارِ جانی وہان کی جا کی دلمین ٹھانی
ہی تلخ اپنی یہ زندگانی چلو سفر کو چلو سفر کو

خیال طائر ہو پہنچا کب ہی جہان وہ رہتا بصد طرب ہے
دل اپنا ابتو یہ مضطرب ہے چلو سفر کو چلو سفر کو

گیا ہی جب سے خبر نہ پائی لبوں پر اپنی ہی جان آئی
ستاتا ہی یہ غمِ جُدائی چلو سفر کو چلو سفر کو

ہوا ہی یہ دل کمال محزون پھرو ہون نہین اب مثالِ مجنون
دل اپنا کھا کھا کی اب ہوا خون چلو سفر کو چلو سفر کو

ہوا ہی دل غمسی پارہ پارہ ہوا نہ ابتک وہان گذارا
گیا ہی سینے سے دل ہمارا چلو سفر کو چلو سفر کو

نہین ہے اب لطف زندگی کا نہین ہے رہنے کی جا یہ دُنیا
نہین ہے قربان کچھ بھروسا چلو سفر کو چلو سفر کو

دل سے ہے احمدِ مختار کی اُلفت مجکو
ہے یقین مرتے ہی ملجائیگی جنّت مجکو

خونِ دل پینے مین ملتی ہی حلاوت مجکو
ساقیا آئے کہان مے مین وہ لذّت مجکو

آبرو پائی جو مین شرمِ گنہ سے رویا
دُرِ شہوار ہوئے اشکِ ندامت مجکو

بوسہ ہائے لبِ شیرین کا مزا کیا کہیے
شربت و قند کی ملتی ہے حلاوت مجکو

آتشِ عشق ملامت سے سوا ہوتی ہے
خود وہ نادان ہین جو کرتے ہین ملامت مجکو

تجکو دعویٰ ہے عبث زہد پہ اپنے زاہد
ہون گنہگار رہے امیدِ شفاعت مجکو

مین نہین آپ سے بتخانہ مین آتا بخدا
ای بتو کھینچ کے لائی ہے محبّت مجکو

کیا ہی صورت نظر آئی ہے کہ اللہ اللہ
اُن کا بُرقع جو اُٹھا ہو گئی حیرت مجکو

دغدغہ روز جزا کا نہین کچھ اے قربان
اپنے مولا سے ہے اُمید شفاعت مجکو

اے واقفِ سرِ خدا صلِّ علیٰ بر روح تو
شمس الدجیٰ بدر الدجیٰ صلِّ علیٰ بر روحِ تو

واللیل ہے زلفِ دوتا والفجر ہے چہرہ تیرا
تجھ مین عیان شانِ خدا صلِّ علیٰ بر روح تو

اب جامِ اُلفت کر عطا بہرِ شہیدِ کربلا
اے ساقیِ روزِ جزا صلِّ علیٰ بر روح تو

میرا حبیبِ پاک ہے جو باعثِ لولاک ہے
تجکو یہ کہتا ہے خدا صلِّ علیٰ بر روحِ تو

مجکو خدا سے بخشوا بگڑی میری للہ بنا
اے شافعِ روزِ جزا صلِّ علیٰ بر روحِ تو

لب پر میری یہ ذکر ہے دلمین بسی یہ فکر ہے
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ بر روحِ تو

جب تک ہے دم مین دم میرا قربان کی ہر دم ہے صدا
اے باعثِ ارض و سما صلِّ علیٰ بر روحِ تو

ہے یہ حیات جب تلک ہمکو شہِ انام دو
دین دو اور یقین دو اپنی ولا کا جام دو

ورد و درود کا کرین جبکے نہ بیٹھین بزم مین
پڑھتا ہون نعتِ مصطفےٰ سبکو یہی پیام دو

زلف و رُخِ حضور کا جسنے کہ دیکھا یہ کہا
قدرتِ حق سے ایکجا جمع ہین صبح و شام دو

ایک قران زبانِ حق دوسری نعتِ مصطفےٰ
وردِ زبان رکھو انھین ہین یہی بس کلام دو

ساقیِ سلسبیل سے حشر کے دن کہون گا مین
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا دیجیے مجکو جام دو

آل و قرآن ہین سگان چھوڑ کے خلق ہین چلا
وقت وداع زبان پہ تھے آپکے یہ کلام دو

قربان ہے آپکا غلام کہتا ہے یہ ہی صبح و شام
بہرِ خدا دکھا وہ رُخِ رشکِ مہِ تمام دو

ردیف ہ

قطعہ

انھین دلبری مین کمال ہی بلغ العلےٰ بکمالہ — مہ چاردہ وہ جمال ہی کشف الدجیٰ بجمالہ
وہ ہر ایک نیک خصال ہی حسنت جمیع خصالہ — یہی سب کے لب پہ مقال ہی صلّو علیہ وآلہ

ہے روشنیِ عرش تجلّاے مدینہ — ہے فخرِ خضر بادیہ پیماے مدینہ
جب سے کہ میری سر مین ہے سوداے مدینہ — ہر وقت لبون پر ہی یہی ہاے مدینہ
سمجھون اُسے کعبہ جو نظر آئے مدینہ — جنّت سی سوا ہی مجھے صحراے مدینہ
اللہ کے محبوب کی رہنے کی یہ جا ہے — کیونکر نہ بھلا عرش سی بڑھجاے مدینہ
ہی سُرمۂ چشم کہ وہ خاک وہان کی — نورِ دلِ عارف ہی تجلاے مدینہ
مجنون کیطرح چاک گریبان ابھی کر دون — دکھلائے جمال اپنا جو لیلاے مدینہ
کشکول گدا کو درِ مقصود سے بھر دے — کب سی مجھے یارب ہی تمنّاے مدینہ
سوتی ہوئی قسمت میری بیدار ہو یارب — گر خواب مین بھی مجکو نظر آے مدینہ
کہتا ہوا لبیک بصد شوق روان ہون — کھینچے جو مجھے ہند سی مولاے مدینہ
دلمین یہی حسرت ہی کہ ایک روز خوشی سے — سب لوگ کہین مجکو یہ دیکھ آئے مدینہ

ردیف — قربان مین اُس شہر پہ کیونکر نہ فدا ہون / ہین جن و ملک ناصیہ فرساے مدینہ — حرف ی

سر کے بل حاضر ہوا سجا محفلِ میلاد ہے — نور ہے ہر سمت پھیلا محفلِ میلاد ہے
یان گنہ لیکر جو آیا لیگیا یان سے ثواب — مخزنِ خیر برایا محفلِ میلاد ہے
ہوتے ہین حاضر وہ سب سُننے کو نعتِ مصطفےٰ — قدسیون مین ہی یہ چرچا محفلِ میلاد ہے
چُپ ہو کیا بیٹھے ہوے اے دیندارو بزم مین — چاہیے صلوٰة پڑھنا محفلِ میلاد ہے
نور ہے فرشِ زمین سی لیکے تا عرشِ برین — ہین ملک محوِ تماشا محفلِ میلاد ہے
ہے ہر ایک سو فرش اسجا پر جبرئیل کا — نور کی محفل ہی تھا یا محفلِ میلاد ہے

آپ کا ابتو دل و جان سے ہی قربان مدح خوان
یا نبی کچھ مدد و آ محفل میلاد ہے

تدبیر کچھ تو کیجے دِلِ زار کے لیے
ہون بیقرار آپ کے دیدار کے لیے

پہونچیگا اسکو سنگِ حوادث سے کیا گزند
یہ سر ہے آستانۂ دلدار کے لیے

جنت مین بھی رہیگا ہی اضطراب دل
تڑپون گا تیرے سایۂ دیوار کے لیے

آرام جا کے یثرب و بطحا مین پاؤن گا
دار الشفا ہی وہ دلِ بیمار کے لیے

عشقِ رسول نے مجھے مدہوش کر دیا
ساقی شراب چاہیے ہوشیار کے لیے

اے چشمِ زار اسکو نہ رو رو کے یون بہا
یہ دِل رکھا ہی ہمنے فقط یار کے لیے

تقدیر نے میری میرے جھک کر لیے قدم
بوسے جو مینے سنگِ درِ یار کے لیے

قربانؔ یہ سارا فیض جناب علیؑ کا ہے
دل بس یہ ہی ہین جو تیرے اشعار کے لیے

پڑھی جب نعت مینے مصطفےٰ کی
ملک نے دی صدا صلِّ علیٰ کی

سُنگھا دے مجکو بو زلفِ دوتا کی
کبھی تو ہو عنایت یہ صبا کی

جو آئے قبر مین میرے نکیرین
پکارونگا دوہائی مصطفےٰ کی

وسیلہ ہے بڑا حضرت کا ہمکو
ہمین وحشت ہے کیا روز جزا کی

مدینے مین خدا پہونچا دے مجکو
تمنّا ہے تو یہ ہے مجھ گدا کی

تمھارے در پہ مُدّت سے پڑا ہے
خبر لو جلد اپنے مبتلا کی

خدا او ندا مدینے مین مرون مین
دعا ہے بس یہی تیرے گدا کی

ستایا ہے بہت نفسِ لعین نے
ہوا ہون در پہ تیرے آکے شا کی

وہ روشن چہرۂ پُر نور حضرت
کرون توصیف کیا اُسکی ضیا کی

خدایا ہند مین جینے سے ہون تنگ
مجھے تُربت دکھا شاہِ ہُدا کی

محمدؐ سے جو اُلفت ہے خدا کو
خدا ہی جانتا ہے وہ خدا کی

خدایا میری امت بخش دیجو
دعا کی جب نبیؐ نے یہ دعا کی

پلادے اب تو مجکو ایسی ساقی
کہ بھولون یاد مین روزِ جزا کی

طبیبو مجکو ہے مرضِ محبّت
بھلا تاثیر ہووے کیا دوا کی

پیون گا جامِ کوثر مرتضیٰؑ سے
ذرا آوے گھڑی روزِ جزا کی

ہوئین روشن یہودی کی بھی آنکھین
عجب تاثیر ہے یہ خاکِ پا کی

نہ لائی نکہتِ گیسو نہ لائی
خطا کی اے صبا تو نے خطا کی

گرا ہون جلوہٴ احمد سے مدہوش
کوئی مٹی سُنگھا دے نقشِ پا کی

مدینہ کس طرح جانے ندیگی
کہان ہے تاب یہ اپنی قضا کی

کریگی کیا مرا نارِ جہنم
عنایت چاہیے آلِ عبا کی

دعا مانگی تیرے صدقہ سے جبدم
خدا نے وہ میری حاجت روا کی

ہمارا نور سے سینہ ہے معمور
محبّت دل مین ہے بدر الدجا کی

تمنّا ہے کرون جا کر زیارت
صفا مروہ کی کعبہ کی منا کی

کھُلے گر عقدہٴ دشوار قربان
دلائین فاتحہ مشکلکشا کی

امیدِ شفاعت ہے رسولِ عربی سے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی سے

کس طرح قلم سے ہو رُخِ پاک کی توصیف
نسبت ہے بھلا کیا حبشی کو حلبی سے

زلفون سے کھُلے سورہٴ واللیل کے معنی
والشمس کی تشریح ہوئی روئے نبی سے

گاہے تو احد بنگیا اور گاہ تو احمد
حیران ہون مین ایشاہ تری بوالعجبی سے

خاطر ہے میری ہند مین رہنے سے پریشان
للہ مجھے شربتِ دیدار پلا دو
اے چارہ گرِ جان و جگر جلد خبر لے
جب آیا درِ پاک پہ تب سر کے بل آیا

یہ عرض کرو جاکے رسول عربی سے
جان آئی ہے ہونٹھون پہ مری تشنہ لبی سے
بیتاب ہوا جاتا ہون دردِ قلبی سے
جبریل نے رکھا نہ قدم بے ادبی سے

کیا ہمسے ہو قربان صفت باغ مدینہ
لب بند ہوئی جاتے ہین شیرین رطبی سے

تیرے فراق مین اک عمر جبہ سائی کی
ترے صفات لکھین جن و انس کیا قدرت
شفیعِ روزِ قیامت لقب ہوا تیرا
بچایا قبر کے اور حشر کے عذابون سے
مین لاکھ جان سے کیونکر نہونگا اُس پہ نثار
تمھارے روضۂ اقدس پہ اٹھا ایکدن

شتاب آکہ نہین تاب اب جدائی کی
خدا نے خود تیری قرآن مین بڑائی کی
جہان مین دھوم ہوئی تیری مصطفائی کی
کہان کہان تری رحمت نے رہنمائی کی
کہ جسکو خوبیان اللہ دے خدائی کی
پہونچ رہونگا اگر بخت نے رسائی کی

مراد دل کی ملیگی ضرور اے قربان
محمدِ عربی نے جو رہنمائی کی

اے صبا لیچل سوئے باغ مدینہ تو مجھے
محوِ نظارہ ہو مین اک رشکِ شمعِ طور کا
دل نہین قابو مین کیونکر چین پائے جانِ زار
جبکہ صحرائے مدینہ کا خیال آتا ہے آہ
جوشِ وحشت مین جو آیا چشمِ احمد کا خیال
بلبل و گل کا بہت دیکھا تماشا باغ مین

یا سنگھا دے گیسوئے خیر الورا کی بو مجھے
جلوۂ موسیٰ نظر آتا ہے اب ہر سو مجھے
کوئی تو شاہا بتا دے صبر کا پہلو مجھے
ہر گلی کوچہ نظر آتا ہی شکلِ ہو مجھے
آنکھین دکھلانے لگا صحرا مین ہر آہو مجھے
پر نظر آیا نہ اے رشکِ گلستان تو مجھے

کار خنجر کر گئی محراب ورد دل پر میرے — طوف کعبہ مین جو یاد آیا خم ابرو مجھے

الفت خیر الوریٰ مین ہو گیا ایسا نزار — مثل بوئے گل اڑاتی ہی صبا ہر سو مجھے

کس سہی قد کے تصور مین ہی آ قمری نڈھال — ذبح کرتی ہی گلستان مین تیری کوکو مجھے

جب سے آنکھونمین سمایا ہے تیرا نور جمال — ہر طرف اب تو نظر آتا ہے تو ہی تو مجھے

جب مین جاون جذب کامل سی دل اندوہگین — جلوہ احمد نظر آنے لگے ہر سو مجھے

تھام لونگا دوڑ کر دامان تمھارا یا نبی — مل گیا محشر مین تھوڑا سا اگر قابو مجھے

مر گیا ہون عشق روے احمد مختار مین — قبر مین آتی ہی گلہاے جنان کی بو مجھے

محو نظارا ہون قربان مین رسول اللہ کا
کہہ نہین سکتا جو آتا ہے نظر ہر سو مجھے

ہمارا وہ نبی شاہ جہان ہے — کہ جس کا عرش اعلے آستان ہے

ہمین کیا خوف ہی روز جزا کا — شفیع حشر ہمپر مہربان ہے

ہمارے واسطے خلد برین ہے — محمد مالک باغ جنان ہے

رسول اللہ کی لکھے جو مدحت — قلم کو میری یہ طاقت کہان ہے

مٹائی اپنی ہستی ہمنے جسپر — وہ ہی محبوب آنکھونسے نہان ہے

عیان ہے دلمین میرے روے احمد — بظاہر میری آنکھونسے نہان ہے

خیال چشم حضرت مین ہون گریان — میری آنکھون سے ایک دریا روان ہے

شہا قربان کو روضہ دکھا دو
یہ مشتاق زیارت نیم جان ہے

واہ واہ صل علی یار کا جلوا کیا ہے — حور کیا چیز ہے اور ماہ کا رتبا کیا ہے

ایک یم حسن کی فرقتین ہین جسسے گریان — ہم نہین جانتے سیر لب دریا کیا ہے

تمسے جب ہو نہ سکا دردِ محبت کا علاج
پھر بتاؤ تم ہی اے جان کہ عیسے کیا ہے

وصل مین بھی نہوا دور حجابِ جانان
ایک آفت ہی میرے واسطے پردا کیا ہے

جلوہ طور سے بڑھکر کوئی جلوہ دیکھا
آج حیرت سی ہے کیون حضرت موسی کیا ہے

چلو مقتل مین عجب سیر تمھین دکھلائین
رقصِ بسمل کے سوا اور تماشا کیا ہے

ایک عدو کیا کہ جہان کیون نہو دشمن اپنا
یار ہے دوست کسیکی مجھے پروا کیا ہے

ہو گئی ہے درِ جانان یہ رسائی جس کی
روبرو اُسکے بھلا عرش معلّا کیا ہے

حضرت عشق کا ہی جب سی کرم اے قربان
مسکنِ درد ہے اپنا دلِ شیدا کیا ہے

## در مدح سرور اولیا سر دفتر اصفیا قطب عالم غوث اعظم خدیو ملک لاتعین بندہ قادر تجدد و تلون قدس سرہ

دکھاؤ صورتِ زیبا محی الدین جیلانی
تڑپتا ہے دلِ شیدا محی الدین جیلانی

اُٹھاؤن کب تلک یہ غم بچاؤ مجکو اے اکرم
تمھین ہو اب میری ہمدم محی الدین جیلانی

سوا تیری کہان جاؤن دل اپنا کس سے بہلاؤن
شفیق ایسا کہان پاؤن محی الدین جیلانی

حبیبِ کبریا ہو تم شہ ہر دوسرا ہو تم
دلون کے مدعا ہو تم محی الدین جیلانی

مدد کرنے میری آؤ ترحم مجھپہ فرماؤ
خدارا شکل دکھلاؤ محی الدین جیلانی

لبون پر جان آئی ہی میری مولا دہائی ہے
دمِ مشکلکشائی ہے محی الدین جیلانی

کیا مشکلکشا خالق نے تیرے جدِ امجد کو
مین ہو نخون دلکے مقصد کو محی الدین جیلانی

تڑپتا ہے دلِ پر غم تمھاری یاد مین ہر دم
صدا اُٹھتی ہے یہ پیہم محی الدین جیلانی

مجھے تمسے جدائی ہی لبون پر جان آئی ہے
تمھاری ہی دوہائی ہی محی الدین جیلانی

تب فرقت سی جلتا ہون تمھین سی عرض کرتا ہون
مین اب دُنیا سے چلتا ہون محی الدین جیلانی

میری مشکل ہو اب آسان بر آئین دل کی سب ارمان
یہ قربان آپ پر قربان محی الدین جیلانی

نہایت ہو گئین اب مضطر محی الدین جیلانی
مجھے اپنا دکھاؤ ور محی الدین جیلانی

تیری دوری ستاتی ہی میری اب جان جاتی ہی
تڑپتا ہون مین بالِ بے پر محی الدین جیلانی

تب فرقت سی جلتا ہون تمھین سی عرض کرتا ہون
پلاؤ وصل کا ساغر محی الدین جیلانی

یہ تنہائی قیامت کی یہ تاریکی اک آفت کی
دکھاؤ اب رُخِ انور محی الدین جیلانی

پھنسا ہون نفس شیطانمین بسر ہوتی ہی عصیانمین
خبر لو جلد اب آ کر محی الدین جیلانی

مٹاؤ قبر کا دھڑکا دکھاؤ صورتِ زیبا
طفیلِ سبطِ پیغمبر محی الدین جیلانی

بتاؤ آپ کا قربان پھری کس کس جگہ حیران
تمھین بیکس کے ہو رہبر محی الدین جیلانی

تمھین مشکلکشا ہو یا محی الدین جیلانی
میری حاجت روا ہو یا محی الدین جیلانی

سخی ابنِ سخی ہو تم ولی ابنِ ولی ہو تم
خطاپوشِ گدا ہو تم محی الدین جیلانی

مریضِ شامِ ہجران ہی اسیرِ زلفِ پیچان ہی
میرے دل کی دوا ہو یا محی الدین جیلانی

خیالِ عاشقِ شیدا انجاہی دل سے ای مولا
قیامت جب بپا ہو یا محی الدین جیلانی

ہمارے سینۂ وجان مین ہماری صورت وشان مین
تمھین جلوہ نما ہو یا محی الدین جیلانی

ہماری جان جاتی ہی تب فرقت ستاتی ہے
کرم اتنو ذرا ہو یا محی الدین جیلانی

غریقِ بحرِ عصیان ہون خطاؤنسی پشیمان ہون
میری حق مین دعا ہو یا محی الدین جیلانی

مثالِ آئینہ حیران تصور مین ہی یہ قربان
میرے دل کی ضیا ہو یا محی الدین جیلانی

تیری صورت ہی نورانی محی الدین جیلانی / لقب محبوب سبحانی محی الدین جیلانی

خدا کے آپ سایہ ہو نبی کو آپ بھاتے ہو / علیؑ کے آپ ہو جانی محی الدین جیلانی

رسولِ دوسرا شاہا تمھارے خاص ہین نانا / تمھین تو ہو حسن ثانی محی الدین جیلانی

مین پیاسا ہون بہت شاہا لبو نپر دم ہی آب یا / پلادو جام عرفانی محی الدین جیلانی

نہ دولت چاہیے مجکو نہ حشمت چاہیے مجکو / خدا دے تیری دربانی محی الدین جیلانی

تمھارے آستانہ کی تمھارے کفش خانہ کی / ملک کرتے ہین دربانی محی الدین جیلانی

بھروسا ہی بڑا تیرا ترا دامن ہے آ پکڑا / تو کر میری نگہبانی محی الدین جیلانی

فدا کرتا ہی تمپر جان سمجھتا ہی یہی **قربان**
نہین کوئی ترا ثانی محی الدین جیلانی

یا محی الدین محمد مصطفا کے واسطے / جلوہ فرما ہو جیے اپنی ضیا کیواسطے

حل یہ مشکل ہو میری مشکلکشا کیواسطے / لو خبر جلدی میری دستِ خدا کیواسطے

بادۂ اسرارِ حق ابتو پلا دیجے حضور / اے میرے مولا شہیدِ کربلا کیواسطے

نفسِ امارہ کے ہاتھون ہون گرفتارِ بلا / لو خبر جلدی میری شاہا خدا کیواسطے

نشۂ عرفان سے عالم ہو گیا ہی کامیاب / گر تامل ہی تو ہی بس اس گدا کیواسطے

یہ مریضِ دردِ عصیان ہو کے مجبور و حزین / آپڑا ہی در پہ تیرے اب دوا کیواسطے

دم لبون پر آ گیا ہی زندگی کے ہاتھ سے / اب دکھا تربت مجھے اپنی خدا کیواسطے

تیرگی یہ دور کر دی قلب سے میرے شہا / صاحبِ والشمس نور والضحا کیواسطے

ایک مدت سے ہے قربان چرخ کے ہاتھون تنگ
دستگیری اب تو ہو دستِ خدا کے واسطے

مرحبا طالعِ خفتہ کے جگانیوالے / اپنی صورت میری صورتمین دکھانیوالے

مت جلا آتشِ دوری سے مجھے دُنیا مین
حشر کو آتشِ دوزخ سے بچانیوالے

پھونکے ڈالے ہی مجھے آتشِ اُلفت شاہا
لے خبر جلد میری آگ بجھانیوالے

مِٹ گئی آپ پہ جو جو تھے حسینان جہان
ناز و انداز و لطافت کے دکھانیوالے

گر یہی ہے کششِ دل تو بس مُردن بھی
آئین گے قبر مین دیدار دکھانیوالے

مضطرب کیون ہی مدینہ کیلیے ای قربان
ایک دن آپ بُلا لینگے بُلانیوالے

میرے درد کو کوئی کیا جانتا ہے
جو گذرے ہی دلپر خدا جانتا ہے

تڑپتا ہون مین جسکی فرقت مین یارب
کوئی اُسکا قصہ سُنا جانتا ہے

نہین جان تک ہمکو جس سے عزیز
وہ ظالم ہمین بیوفا جانتا ہے

گلی مین تیری جب سے رسوا ہوی ہین
ہمین ایک عالم بُرا جانتا ہے

میرا ماہ پنہان ہی نظر دل سے میری
ارے کوئی اُسکا پتا جانتا ہے

تیرے عشق مین جان کھوئینگی اکدن
یہ سچ کہتے ہین ہم خدا جانتا ہے

وہ ڈرتا نہین آہ سوزان سے قربان
میرے دردِ دل کو گھٹا جانتا ہے

پیا جب سے جام وحدت تو یہ طرفہ سیر پائی
نہ نظر مین غیر آئی بجز شانِ ماسوائی

وُہی ایک نیستی ہی جو کہ ہست ہوکے آئی
نہ قدیم ہی نہ حادث نہ خدا ہے نے خدائی

یہ کرشمۂ صفائی سب اُس ایک ذات کی ہین
نہ بہشت ہی نہ دوزخ نہ بدی ہی نہ بھلائی

کہین جلوۂ جمالی کہین پرتوِ جلالی
کہین وہ جمالِ خوبان کہین ناز و کج ادائی

کسے وصل کسکی فرقت ہے وہ ہی ایک ہی حقیقت
نہ ہی قرب اور نہ دوری نہ وصال نہ جُدائی

جو نہین ہی وہ فنا ہی جو فنا ہے وہ بقا ہی
نہ ریا نہ کبریائی نہ خودی نہ خود نُمائی

فداشاہ مہر علی کے یہ ہی فیض اُنھین کا قربان
نہ جہان قید ہستی نہ ہے خواہش رہائی

دکھایا جلوۂ رُخ محو خواب کرکے مجھے — بنایا دید کا طالب حجاب کرکے مجھے
ستا نہ اے فلکِ پیر ہم غریبون کو — ملیگا کیا تجھے ظالم خراب کرکے مجھے
وہ آئے غیر کے ہمراہ میری تُربت پر — ثواب بخشا اُنھون نے عذاب کرکے مجھے
خدا کا شکر کہ خالق نے خلق دُنیا مین — کیا غلام رسالت مآب کرکے مجھے
بنایا عشق نے اکسیر معرفت مجھکو — غبار خاکِ درِ بوتراب کرکے مجھے
سوال بوسہ جو کل شب کو مینے اُنسے کیا — اُٹھایا بزم سے اپنی عتاب کرکے مجھے
بُرا ہو اِس دلِ بیتاب کی بُرائی کا — ڈبویا مائل عہدِ شباب کرکے مجھے
ذرا یہ اُس بتِ پُرفن کی دیکھیے شوخی — جو دی شراب بھی تو دل کباب کرکے مجھے

یہ آرزو ہے مدینہ کے لوگ اے قربان
پکارین عاشقِ احمد خطاب کرکے مجھے

ہے بسِ مرگ تری غم مین یہ حالت میری — رو دیے اہلِ عدم دیکھ کے صورت میری
ایک خلقت میرے دروازے پر آئیگی نظر — کہہ گئی مجھسے کسی دن جو حقیقت میری
غوطۂ فکر مین لاکھون درِ مضمون پائے — بحر ابحر معانی ہے طبیعت میری
نہ تو ہوتی ہے سحر ہی نہ وہ ہی آتے ہین — بڑھ گئی حشر کے دن سے بھی شبِ فرقت میری
کردیا پردہ سے بے پردہ ترے مجنون نے — لیلی پردہ نشین دیکھلی ہمت میری

کیون نہ مقبول خداوند جہان ہو قربان
خنجر لا سے ہے ہر بار شہادت میری

خود چلے آئین گے جذبِ دلِ دلگیر رہے — لاکھ وہ ٹیڑھے ہون سیدھی میری تقدیر رہے

ہاتھ قاتل تر کے بند نہ شمشیر رہے
آج تو خون کا چھڑکاؤ کئی تیر رہے

یان یہ جی چاہتا ہے کھینچیے نالہ ہردم
وان یہ منظور کوئی صورت تصویر رہے

روبرو غیر کے کچھ آپ نہ فرمائیے گا
ہم مرے بیٹھے ہین اسبات پہ توقیر رہے

تیری کیا اصل ہی اے چرخ یہ امر رب ہے
نوجوان خاک مین ملتے رہین تو پیر رہے

بیطرح پائون نکالے ہین میری وحشت نے
قیس سے جان خدا ہی تیری جاگیر رہے

بخت جب تک ہی جوان کچھ نہین کر سکتا ہے
فکر مین رہتا ہی گر یہ فلکِ پیر رہے

روئے روشن سے نقاب آپ اُلٹتے تو سہی
ہمنے جانا جو مہ مہر مین تنویر رہے

صفت قادر مطلق سے نہین بس چلتا
ورنہ اِس آہ سے قایم فلکِ پیر رہے

اس طرح دیجیو خط پھاڑ نہ ڈالین قاصد
وہ پڑھین یا نہ پڑھین وقعتِ تحریر رہے

مُنہ کی کھائی نہ میری اور زبان کھلواؤ
غیر بھی بند ہوا خود دمِ تقریر رہے

تیرے سودائی کا اُسوقت ٹھکانے ہو مزاج
ہاتھ مین زلف رہے پائون مین زنجیر رہے

رہن مے دھوکے سے کر دی ہی تمھاری دستار
ہان معاف حضرت واعظ میری تقصیر رہے

وعدہ وصل کی ہو جس سے صداقت ہمکو
پاس ایسی تو ہمارے کوئی تحریر رہے

چارہ گر کیسا کیا تونے یہ وحشت کا علاج
ایک ہی جھٹکا اگر دون تو یہ زنجیر رہے

آئینہ دیکھ کے کچھ ایسے ہوے وہ خاموش
پہرون سکتے مین کھڑے صورت تصویر رہے

مدعی شیخ ہی اپنا تو برہمن دشمن
سخت مشکل ہی کدھر جا کے یہ دلگیر رہے

دیکھیو کرتا ہی کیا کام تصور **قربان**
چند روز ون یون ہی گر عالمِ تصویر رہے

جو دل سے فدائے شہِ لامکان ہے
علی کا جگر ہے حسن کی وہ جان ہی
کیا مجکو اُلفت نے بیہوش ایسا
نہ تن کی خبر ہے نہ پروای جان ہی

ہی مسرور کوئی تیرا دیکھ جلوہ
کوئی وردِ فرقت سی نالہ کنان ہے

تیری کفش سے عرش نے پائی رفعت
تیری فیض سی تازہ باغ جنان ہے

کریگا یہ افلاک کیا ظلم ہمسر
ہمارے دِل سوختہ کا دُھوان ہے

شہا رحم فرما کہ فرقت سے تیری
طپیدہ بہت اب دل ناتوان ہے

دکھا تو ہی تاثیرا و جذبِ اُلفت
بتادے ذرا شاہ خوبان جہان ہے

نہ نکلے کوئی بات جز نعت منھ سے
الٰہی یہ جب تک کہ چلتی زبان ہے

عیان ہی میری دلمین جلوہ تمہارا
بہ ظاہر میری آنکھ سی گر نہان ہے

پیا جب سی جامِ محبّت کو ساقی
نہین باقی مجھ مین خودی کا نشان ہے

گذر ہو صبا گر مدینے مین تیرا
تو کہیو کہ بیمار اب نیمجان ہے

ابھی ہند مین ہی ابھی ہو پہنچی بطحا
کوئی برق ہی یا کہ روحِ روان ہے

سُنی جب غزل میری روح الامین نے
کہا مرحبا مرحبا کیا زبان ہے

کرون مدح کیا اُنکے گیسو کے قربان
نہ میرا یہ مُنھ ہے نہ میری زبان ہے

تجھے اے چارہ گر سودا ہوا ہے
مریضِ عشق بھی اچھا ہوا ہے

قیامت خیز ہے رفتار جانان
کہ ایک عالم تہ و بالا ہوا ہے

وہ بار آئے ہین اپنی کجروی سے
یہ بختِ نارسا سیدھا ہوا ہے

لگی رہتی ہے یان ہر دم روا رو
چلا جاؤن گا جو آیا ہوا ہے

تجسس مین ہون کیونکر مین خود گم
میرا محبوب اب عنقا ہوا ہے

تمہاری زلف پیچان کیا بلا ہے
پریزادون کو بھی سودا ہوا ہے

چلے آئینگے وہ خود رحم کھا کر
اثر گر میرے نالہ کا ہوا ہے

تیرے مرنے کی سُنکر بولے صد شکر — مریضِ عشق اب اچھا ہوا ہے

نہین ٹلتا وہ ہی ہوتا ہے بیشک — مقدر کا جو کچھ لکھا ہوا ہے

مجھے دیکھا تو بولے واہ کیا خوب — ہمارا چاہنے والا ہوا ہے

ڈبوئے گا مجھے بھی کیا شبِ ہجر — یہ گہرا ابر کیون چھایا ہوا ہے

نہ ترساؤ دلِ وحشی کو ابتو — بہت مدت سے یہ ترسا ہوا ہے

نہین ہے وجہ قربان سرد آہین
کسی پر دل تیرا آیا ہوا ہے

خدایا عشق مین تیرے جو یہ جانِ حزین نکلے — تو قربان حشر مین روتا ہوا کیون شرمگین نکلے

چھپا کر منھ میری کوچے سے گر وہ نازنین نکلے — تو پھر قالب سے اپنے کیون نہ یہ جانِ حزین نکلے

قیامت مین نتھا کوئی وسیلہ ہم غریبون کا — شفاعت کیلیے ہان ایک ختم المرسلین نکلے

کتابون مین لکھا ہے تین دن خوشبو رہی اُسجا — کبھی جس راستہ سے ہو کے ختم المرسلین نکلے

جو ڈھونڈھی بخیہ گر پیراہنِ وحشی کے تو ٹکڑے — کہین دامن پڑا ہوا ور کہین سے آستین نکلے

تڑپنے کا مزا آئے نمک چھڑکو اگر صاحب — لبِ ہر زخم سے اپنے صدائ آفرین نکلے

مدینے مین آلہی خاتمہ بالخیر ہو میرا — قدم پر شاہ بطحا کے میری جانِ حزین نکلے

مسیحا کی قسم ہے پھر تنِ بیجان مین جان آئے — اگر تربت کو میری روندتا وہ نازنین نکلے

جو آیا گلشنِ دنیا مین بیشک اُسکو گردش ہے — تیری چالون سے کیونکر نہ بچکے ایچرخ برین نکلے

مجھے کونین کی دولت ملی کچھ شک نہین اسمین — کسی کے عشق مین میری جو یہ جانِ حزین نکلے

مین عاشق ہون رسولِ دو جہان کا ولیئ قربان
بوقتِ نزع یارب منھ سی ختم المرسلین نکلے

گردن مین طوق پانوئمین زنجیر دیکھ لی — ایجان مجھ اسیر کی توقیر دیکھلی

یون ہمنے اپنی اوج پہ تقدیر دیکھلی
حضرت کی یعنی خواب مین تصویر دیکھلی

کس کس جگہہ تلاش مین تیری نہ ہم پھری
ہر ایک تیرے ملنے کی تدبیر دیکھلی

آسان ہوی سوال نکیرین سب مجھے
جب مصطفےٰ کی قبر مین تصویر دیکھلی

دیکھا جو خواب مین وہی دنکو نظر مین ہے
ناصح ہمارے خواب کی تعبیر دیکھلی

جب ہو مزا وہ کہتے چلے آئین میری پاس
ہمنے تمھاری نالون کی تاثیر دیکھلی

بس دور سے سلام ہے میرا جناب عشق
ساری کرامت آپکی یا پیر دیکھلی

مدت سے شوق تھا کہ رکھون دل مین عکس یار
حیرت مین جب ہوا جو وہ تصویر دیکھلی

پہلو مین میرے رہتے ہین معشوق باوفا
اے شیخ مجھ غریب کی توقیر دیکھلی

کیسے بلا کے پیچ مین دل پھنس گیا حضور
جب سے تمھاری زلف گرہگیر دیکھلی

سونا حرام ہو گیا بس نیند اڑ گئی
جب سے طلائی آپ کی زنجیر دیکھلی

عقل سلیم رکھتے تھے قربان تم مگر
وحشت ہوئی جو یار کی تصویر دیکھلی

وصل کا آج جو یار ونسے نہ اقرار رہے
لطف جب ہے کہ رقیبونسے بھی انکار رہے

سلسلہ زلف بتان کا نہ گیا دل سے کبھی
عمر بھر دام مصیبت مین گرفتار رہے

رخ گلگون پہ رہی بلبل شیدا مائل
سرو گلزار فداے قد دلدار رہے

حضرت شیخ نے کی عمر دو روزہ برباد
جان دی حور پہ جنت کی طلبگار رہے

کردیا تیر نگہہ سے میرا سینہ غربال
کیون نہ احسان ترا مجھپہ کماندار رہے

یان بھی اسطرح کبھی عیش کا سامان ہو جائے
ہاتھ مین جام ہو پہلو مین میرے یار رہے

ہو رہا ہے جو ترا دیر و حرم مین چرچا
جمع کوچے مین تیری کافر و دیندار رہے

عرصۂ روز قیامت مین اُسے کیا ڈر ہے
جسپہ قربان کرم سید ابرار رہے

مشہور خلق ذکر جو شق القمر کا ہے
روکی ہی دل یہ چوٹ تیرے تیر ناز کی
کیونکر کرے نہ خوار مجھے چشم خلق مین
بندش مین نہ اسکی پڑین دقتین دلا
مسجود قدسیان ہوا محبوب کبریا
آئے تو اُنکے روئے منوّر کے سامنے

اونے اسا ایک معجزہ خیر البشر کا ہے
ایجان یہ کلیجہ اسی بے جگر کا ہے
دشمن ازل سے چرخ تو اہل ہنر کا ہے
باریک بال سے بھی تو مضمون کمر کا ہے
قدرت خدا کی ہے کہ یہ رُتبہ بشر کا ہے
شہرہ عبث جہان مین نور قمر کا ہے

قصر بہشت دیجیے قربان کو شاہ دین
یہ بھی تو ایک غلام تمھاری ہی در کا ہے

## رباعی

پائین جنت مین جگہ تمکو بلانے والے
اب شروع کیجیے میلاد کا قصہ قربان

ہو تمھین نعت نبی دل سے سُنانیوالے
آگئے بزم مین جو لوگ تھے آنیوالے

## خمسہ منشی تفضل حسین خانصاحب مخزون مرحوم بر غزل حکیم سیّد قربان حسین قادری اکبرآبادی متخلص بہ قربان

ہے عرض میری اُس شہ عالی نسبی سے
کچھ کام نہین شامیو رومی حلبی سے

ہون مضطر و مدہوش مین درد قلبی سے
امید شفاعت ہے رسول عربی سے

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی سے

کس منھ سے کرون مالک افلاک کی توصیف
قرآن مین ہی صاحب ادراک کی توصیف

حیران ہون لکھون کیا شہ لولاک کی توصیف
کسطرح قلم سے ہو رُخ پاک کی توصیف

نسبت ہی بھلا کیا حبشی کو حلبی سے

سنتے ہین بہت روز سے یوسف کی کہانی
پایا نہ کوئی احمدِ بے میم کا ثانی
آیا ہے یہ قرآن مین خالق کی زبانی
زلفون سے کھلے سورۂ واللیل کے معنی
والشمس کی تشریح ہوئی روئے نبی سے

کھلتا نہین کچھ حال مین حیران ہون بیحد
ہے ذات تری ذات خداوند محمدؐ
اکثر میرے دلکو یہ لگی رہتی ہے اک کد
گاہے تو احد بنگیا اور گاہ تو احمد
حیران ہون مین ایشاہ تری بوالعجبی سے

افسوس نہین حال کا اپنے کوئی پرسان
اب زیست ہر گز نرہا ایک بھی سامان
حسرت سے نکلجائیگی اکروز میری جان
خاطر ہی میری ہند مین رہنے سے پریشان
یہ عرض کرو جا کے رسولِ عربی سے

دنیا سے ہے عاشق کا سفر جلد خبر لے
ہو خاتمہ بالخیر اگر جلد خبر لے
بیمار کی تجھپر ہے نظر جلد خبر لے
اے چارہ گر جان و جگر جلد خبر لے
بیتاب ہوا جاتا ہون دردِ قلبی سے

فرقت مین برا حال ہے صورت تو دکھادو
داغِ دلِ بیمار کو ایک لخت مٹادو
اے شافع محشر میری بگڑی کو بنادو
للّٰہ مجھے شربت دیدار پلادو
جان آئی ہے ہونٹون پہ میری تشنہ لبی سے

اللّٰہ نے وہ رتبہ دیا اور وہ پایا
مسجودِ ملائک درِاقدس کو بنایا
ہان روح الامین تک کو بھی اندازہ یہ بھایا
جب آیا درِپاک پہ وہ سر کے بل آیا
جبریل نے رکھا نہ قدم بے ادبی سے

محزون بے تربت جو ملے باغِ مدینہ
باقی نہ رہے دلمین میرے داغِ مدینہ
گلزار ارم سے ہے فزون راغِ مدینہ
کیا ہمسے ہو قربان صفتِ باغِ مدینہ

لب بند ہوے جاتے ہین شیرین رطبی سے

## خمسہ حکیم سید قربان حسین قادری بر مطلع حضرت بو علی شاہ قلندر قدس اللہ سرہ

وصف غیرونکا کیا کرے گار قسم
ہے یہ پیدا سر یرے ہر دم
محو وصف علی ہوا ہے قلم
حیدریم قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علی ہستم

قبر مین جب فرشتے ہووین بہم
اور من ربک کہین پیہم
تب کہون اُنسے یہ خدا کی قسم
حیدریم قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علی ہستم

کہین عصیان کہین امید کرم
کہین قطرہ ہون اور کہین یم
ہے برابر میرا وجود و عدم
حیدریم قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علی ہستم

فخر آدم ہے جو شفیع امم
اسد حق ہے اُس کا ابن عم
کہدون لاکھون مین ہین خدا کی قسم
حیدریم قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علی ہستم

حب دُنیا ہے میرے حق مین سم
حب حیدر ہی لوح دل پہ رقم
ہر بن مو سے ہے صدا پیہم
حیدریم قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علی ہستم

شمع بتخانہ ہون چراغ حرم
بوئے گل ہون یہ ہے میرا عالم
مست ہو ہوکے کہتا ہون ہر دم
حیدریم قلندرم مستم

بندۂ مرتضیٰ علی ہستم

دل ہے قربان اپنا جام جم — نظر آتا ہے اسمین سب عالم
فکر دنیا مجھے نہ حشر کا غم — حیدریم قلندرم مستم

بندۂ مرتضیٰ علی ہستم

## چند اشعار بطرز مثنوی

وہ میرا ساقی مہ رو ہے کدھر — اے میرے قاصد و ہادم مجھے خبر
وہ میرا گل پیرہن ہے کون جا — بو سنگھاوے اسکی ای باد صبا
جلوہ فرما ہو جو وہ رشک قمر — نور ہو وحدت کا ظاہر سر بسر
وہ کہاں ہی جسکا یہ جلوہ ہی سب — ڈھونڈھتا پھرتا ہون اسکو روز و شب
پھر کہاں ڈھونڈون کہ مجھمین ہی نہان — اور نہان بھی وہ جسے کہیے عیان
نحن اقرب آیا ہے قرآن مین — اسکا جلوہ ہی عیان ہر شان مین
جامۂ گل مین اسی کا ہے ظہور — عندلیب دلمین ہے اسکا ہی نور
شمع کعبی مین تو بت ہی دیر مین — آپ کو ظاہر کیا ہر سیر مین
ہے وہی مقصد وہی مقصود ہے — ہے وہی عابد وہی معبود ہے
ہی وہی مطرب وہی نغمہ سرا — ہے وہی سلطان وہی مرد گدا
ہی وہی شیرین وہی فرہاد ہے — ہی وہی قمری وہی شمشاد ہے
ہی وہی مخلوق خالق ہے وہی — ہی وہی معشوق عاشق ہی وہی
ظاہر انسان ہی قید و سرا — باطن انسان ہی ذات کبریا
اک حکایت یاد آئی ہے مجھے — گوش دل سے اسکو ہر طالب سنے

عشق لیلیٰ کا بڑھا مجنون کو جب
چلدیا صحرا کو وہ عاشق لقب

کھینچکر تصویر وہ صبح و مسا
صورتِ جانان مین ہوتا تھا فنا

رفتہ رفتہ یہ ہوا حاصل مقام
تھا انا لیلیٰ انا لیلےٰ کلام

دیکھو فیضِ عشق سے کیا ہو گیا
لیلےٰ کہتے کہتے لیلا ہو گیا

بس اسی عنوان مردانِ خدا
ذاتِ باری سے نہین اکدم جدا

پاس تیرے ہو اگر وہ مثنوی
دیکھ کیا کہتے ہین حضرت معنوی

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود
این سخن حق است باللہ میشود

پاک ہون انفاس ذکرِ غیر سے
موے تن ہر ایک اُسکا نام لے

چاہیے ہر دم کہ اصلِ کائنات
ہو ترے پیشِ نظر اے خوش صفات

رفتہ رفتہ ہو گی یہ حالت تمام
تو نہو گا ہو گا اللہ والسلام

تو بھی اک قطرہ اُسی دریا کا ہی
تو بھی اک گل ہی اُسی گلزار سے

تو جدا اُس سی نہ وہ تجھسے جدا
موج و دریا ایک ہی لے یار ما

ہی وہی کشتی وہی گرداب ہے
ہی وہی در اور وہی خود آب ہی

جوشِ دریا ہی وہی طوفان وہی
ہے شناور اُسکا ہیجان وہی

معرفت بے مرشدِ کامل کہان
ناو بے ملاّح کیونکر ہو روان

## در مدح مرشد کامل

مرشدِ کامل ہے ذاتِ کبریا
اُسکا جلوہ ہی جمالِ اولیا

اُسکی صحبت کم نہین اکسیر سے
اُسکو پیدا اگر کسی تدبیر سے

فیض سے اُسکے اگر ہو بہرہ ور
ہو ابھی تانبے سی تو اکدم مین زر

ہو فنا فی الشیخ تجکو گر حصول — خار سے ہو جاے الکدم مین تو پھول

بعد برزخ شیخ کے تیرا مقام — ذاتِ احمد مین فنا ہے لاکلام

جب فنا فی اللہ تک ہوگا گذر — اک گدا سے ہوگا شاہِ بحر و بر

کر اطاعت شیخ کی یون اے پسر — جیسے کرتے تھے صحابی باخبر

## مذمتِ اہلِ دنیا

ہان مگر نااہل کی صحبت سے بھاگ — تا نہ تجکو کھینچ لے دوزخ کی آگ

فقر کے پردے مین جو دُنیا کماے — بھولکر بھی پاس ایسے کے نجاے

شیخ حق آگاہ مولانا ے روم — دیکھ کیا کہتے ہین وہ بحرِ علوم

اے بسا ابلیس آدم روے ہست — پس بہر دستے نباید داد دست

ہے وہ مرشد وقت پر جو کام آئے — ہے وہ مرشد جو بُرائی سے بچاے

ہے وہ مرشد شرع پر ہو مستقیم — ہے وہ مرشد جسمین ہو فیضِ عمیم

ختم کر قربان بس اپنا کلام — کر دعا خالق سے تو صبح و شام

طالبانِ حق رہین خرم مدام — از طفیلِ حضرتِ خیر الانام

## تمام شد

# رسالۂ کنز المعرفت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیحد اُس ذات بیچون وبیچگون کو سزاوار ہے کہ جسنے حقیقت انسان کو آئینہ مظہر ذات او صفات جلال اور جمال اپنے کا بنایا اور یون فرمایا اَلْاِنْسَانُ سِرِّی وَاَنَا سِرُّہٗ اور صلوٰۃ نامحدود وتحیاتِ نامعدود بموجب حدیث یہ نذر ہے پیشگاہ وجود فائض الجود ومقتداے جماعت انبیا پیشواے طائفۂ اصفیا گوہر درج بطحا اختر برج طٰہٰ یعنی حضرت رسالت پناہ شہنشاہ تختگاہ لی مع اللہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ذات بابرکات اُسکی مصدر جلال وجمال ہی مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ ۵

## رباعی

| | |
|---|---|
| چون خواست احد جلوۂ کثرت زحجاب | میمی وہنی کشاد از بہر خطاب |
| احمد شد وکن گفت وعیان شد کثرت | این است حقیقت محمد دریاب |

اور درود اور سلام اوپر تمام صحابۂ کرام کے خصوصًا صدیق اکبر محرم محمدؐ اور عمرؓ فاروق ہمدم محمدؐ اور عثمانؓ ذوالنورین رفیق محمدؐ اور علیؓ ابن ابی طالب برادر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واولادہ وذریاتہ وازواجہ اجمعین الیٰ یوم الدین

اما بعد فقیر حقیر قربان حسین قادری اکبرآبادی کہ ایک بندون درگاہ اور کمینہ خاکروب بارگاہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولائی مرشدی حضرت حکیم سید مہر علی قادری اکبرآبادی قدس اللہ سرہ سے ہو اپنے برادران طریقت سے ملتمس ہے کہ یہ رسالہ آپ صاحبون کے اصرار سے اپنے برخوردار نور چشم راحت جان قرۃ العینین حکیم سید ابن حسین طول عمرہ وقدرہ کی تعلیم کے واسطے لکھا ہے!

## بیان توحید مطلق

اے عزیز مقصود کلی توحید مطلق ہے اور یہ بھید مقربان خدا کا خدا کے ساتھ بہت اچھا ہے اور مطلوب ان کا وہی ہے وھو الحق ذوالقوۃ المتین ہ بیچ اس توحید کے سب منھ ہے کوئی پشت نہین اور سب حق ہے کوئی غیر نہین وُجُوہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ اے عزیز حضرت حق سبحانہ تعالےٰ سب جگہہ موجود ہے۔ اور سب حال ظاہر و باطن کا دیکھنے والا ہے عجب نقصان ہے کہ تو چشم دیدار اُسکے سے اُٹھا کر طرف دوسرے کے دیکھے اور راہ رضامندی اُسکی چھوڑ کر راہ دوسری چلے سوائے ذات حق سبحانہ تعالیٰ کے معرض فنا اور زوال ہے حقیقت اُسکی معلوم ہے اور معدوم اور صورت اُسکی موجود ہے موہوم کل کے دن نہ ہستی رکھتا تھا اور نہ ظہور اور آج ظاہر ہے بغیر ہستی کے اور ظاہر ہے کہ کیا اُس سے ظاہر ہوگا باگ عقیدہ کی آرزو کے ہاتھ مین کیا دیتا ہے اور تکیہ اعتماد کا اس مسخرفات

فانی پر کیا رکھتا ہے دل سب سے جُدا کر اور سب کو چھوڑ اور خدا سے مل وہ ہی ہے کہ ہمیشہ تھا اور ہمیشہ ہووے اُسکے چہرۂ بقا کو کوئی کانٹا کسی حادثہ کا ضرر نہین پہونچا سکتا ہے اور نہ اُسکو کوئی ضرر ہے۔

## غزل

پیا جب سی جام وحدت تو یہ طرفہ سیر پائی
نہ نظر مین غیر آئی پھر شانِ ماسوائی

وہی ایک نیستی ہے جو کہ مست ہوکے آئی
نہ قدیم ہی نہ حادث نہ خدا ہے نہ خدائی

یہ کرشمۂ صفاتی سب اُس ایک ذات کے ہین
نہ بہشت ہی نہ دوزخ نہ بدی ہی بھلائی

کسے وصل کسکی فرقت وہی ایک ہی حقیقت
نہ ہی قرب اور نہ دوری نہ وصال نہ جُدائی

جو نہین ہے وہ فنا ہی جو فنا ہی وہ بقا ہے
نہ ریا نہ کبریائی نہ خودی نہ خودنمائی

کہین جلوۂ جمالی کہین پرتوِ جلالی
کہین وہ جمالِ خوبان کہین ناز و کج ادائی

فدا شاہ مہر علی کے یہ ہی فیض اُنھین کا قربان
نہ خیالِ قیدِ ہستی نہ ہے خواہش رہائی

## مراتب فنا و وصولِ حق کا بیان

اے عزیز جان تو فناے اعظم کی تین قسمین ہین پہلی قسم فنا فی الافعال ہے مُراد اُس سے یہ ہے کہ سالک اپنے اختیار سے علٰحدہ ہوجاے اور چھوڑدے تمام عالم کے اختیار کو یعنی جسقدر حرکات اور سکنات اور افعال میرے اور دوسرون کے ہین یہ سب حق سبحانہ تعالیٰ کے ہین اور سمجھے کہ جو افعال اور حرکات پہلے سے مین کرتا تھا مین نہین کرتا تھا بلکہ فاعل اُن کا مالک حقیقی تھا اور وہی فاعل اب بھی ہے!

## دوسری قسم فنا فی الصفات

یہ مراد ہے اُسکی ذات سے اے عزیز جب تک اپنے صفات اور دوسرون کے
صفات کو ساتھ حق کے نسبت نہ کرے گا حصول مراد کو ہرگز نہ پہونچیگا یعنی
ہر صفت صفات اپنے اور دوسرون کی ہے علیحدہ نہوگا کچھ حاصل نہوگا اور
وہ صفات یہ ہین علم اور ارادت اور مشیئت اور قدرت اور سمع اور بصر اور
کلام اے عزیز گر اپنے مقصد کو چاہتا ہے تو اِن صفتون کو جو مرقومہ بالا ہین
اپنی نہ سمجھ اور نہ تیری یہ صفتین ہین بلکہ حق سبحانہ تعالےٰ کی ہین جب تو صفات
حق کو صفات حق سمجھیگا مقصد ترا بہت جلد حاصل ہوگا اور اگر تو اِن صفتونکو
اپنی سمجھیگا پھر مقصد کجا معرفت مین مشرک ٹھہرے گا اس طائفہ عالیہ مین
اگر شرک ہے تو یہ ہی ہے

## تیسری قسم فنا فی الذات

اس سے مُراد یہ ہے کہ اے عزیز جو پہلے اس سے جانتا تھا کہ مین ہون
اور عالم عالم اور حق حق یہ ہی کہ آپکو اور تمام عالم کو حق دیکھو اور بلا شک حق ہے
اور تصور کر کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے مرتبہ اطلاق سے نزول فرمایا اور
الن صور اور اشکال مختلفہ اور متنوعہ سے ظاہر ہوا ہے جیسا کہ حضرت
قطب عالم مولانا جدنا حضرت سید امجد علی متخلص بہ اصغر قادری اکبرآبادی
قدس اللہ سرہ العزیز نے یہ غزل فرمائی ہے!

## غزل

| | |
|---|---|
| جب حسن ازل پردۂ امکان مین آیا | ہر رنگ بھر رنگ ہر اک شان مین آیا |
| اوّل وہی آخر وہی اور ظاہر و باطن | مذکور یہی آیتِ قرآن مین آیا |

| | |
|---|---|
| گُل ہو وہی سنبل ہے وہی نرگس حیران | اپنے ہی تماشے کو گلستان مین آیا |
| حُرمت سے ملائک نے اُسی سجدہ کیا ہے | جسوقت کہ وہ صورتِ انسان مین آیا |
| مطرب وہی آواز وہی ساز وہی ہے | ہر تار مین بولا وہ ہر اک تان مین آیا |
| ہر رنگ کی رنگون کو یہان دیکھ لے اصغر | سو طرح سے عالم کے خیابان مین آیا |

ہرگز ہرگز غیر حق موجود نہین ہمہ اوست تم باللہ ہمہ اوست اے عزیز جو کچھ عارف کو نظر آتا ہے اللہ ہے۔

## غزل

| | |
|---|---|
| ببین بچشم دل خود کہ در جہان ہمہ اوست | بنورِ خویش ہویدا بجسم و جان ہمہ اوست |
| شراب و ساقی و ہم مست و شادمان ہمہ اوست | جلیس و بتکدہ و شیخ و وردخوان ہمہ اوست |
| ببین بدیدہ دل مظہر جلال و جمال | سموم و دوزخ و ہم روضۂ جنان ہمہ اوست |
| ثنائے اوست ہوالظاہر و ہوالباطن | عیان بخلق و نہان در جہان جان ہمہ اوست |
| ز حسن و قبح مزن دم کہ اندرین عالم | شرارِ گلخن و ہم رنگ گلستان ہمہ اوست |
| گہے بطلعت وصل و گہے بصورت ہجر | زبانِ جوشش گل موسم خزان ہمہ اوست |
| ز فیض پیر عیان شد چنین بمن اصغر | کہ در لباس تن پیر و نوجوان ہمہ اوست |

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی جسنے پہچانا اپنے کو کہ مین نہین ہون بلکہ حق ہون مین اور ساتھ اس صورت کے ظاہر ہوا ہون پس تحقیق پہچانا اُسنے اپنے رب کو اور یہ بھی فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرفت ربی بربی یعنی جب نہین پہچانتا تھا حق کو جب خود کو حق جانا اور از خود رفتہ ہوا پھر پہچان لیا مین نے حق کو حق غزل

| | |
|---|---|
| ہمین بت ہین اور بت پرستان ہمین ہین | ہمین بت شکن اور یزدان ہمین ہین |

| | |
|---|---|
| ہمین ہم تھے اول مین اک بحرِ بیرنگ | بہے موج ہو کر وہ انسان ہمین ہین |
| ہمارا ہی جلوہ ہے ہر جا نمایان | ہمین شہر ہین اور بیابان ہمین ہین |
| ہماری ہی صورت ہے یہ شکل آدم | گدا ہین ہمین اور سلطان ہمین ہین |
| ہمین کو ہے زیبا یہ تشبیہ و تنزیہہ | ہمین قید ہین اور عُریان ہمین ہین |
| ہمین تخم اُلفت ہین شاخ و شجر ہین | ہمین برگ و گُل ہین گلستان ہمین ہین |
| ہمین نے کہا ہمسے ہی نحن اقرب | ہمین ہم مین ظاہر ہین پنہان ہمین ہین |
| ہمین نے کہا تھا الستُ ازل مین | بلیٰ کہنے والے بھی قربان ہمین ہین |

ایعزیز بغیر مرشد کامل کے یہ منزل بہت سخت بلکہ دشوار ہے اس راہ مین بہت تیے ہلاک ہو گئے اور ہو جاتے ہین اس سلوک کو سالکانِ راہ حقیقت مقصودِ اعظم یعنی وصول حق یون حاصل کیا کرتے ہین قاعدہ یہ ہے کہ اول سب کو ایک آئینہ تصوّر کرتے ہین اور جمال حق کا دیکھتے ہین اور ایک لمحہ اور ایک لحظہ دل اور آنکھون کو دور نہین کرتے ہین اور اسی خیال مین رہتے ہین رفتہ رفتہ اس درجہ کو ترقی کرتے ہین کہ تمام عالم کو حق دیکھتے ہین اور تصور کرتے ہین کہ یہ تمام حق ہے جو اس صور و اشکال سے ظاہر ہے اشعار

| | |
|---|---|
| درصورتِ بندگان عیانی | اے آنکہ توئی علی و مولا |
| اے ذاتِ قدیم برتر تو | گشتہ بحدوث جلوہ فرما |

غرض کہ اے عزیز جب اِس خیال کی بہت کوشش کرے گا اور غفلت کو ایک دم راہ ندے گا اور قیل و قال کو ترک کر دے گا بدل و دیدہ تصور حق مین مستغرق ہو جاے گا خودی سے گذرے گا حجاب اُٹھیگا وصول حق حاصل ہو گا اور مقصود طالبانِ خدا کا یہی ہے اور اسی کو

فنا فی اللہ کہتے ہین لیکن یہ سب واسطے شوق دلانے تیری طبیعت
کے اس فقیر نے لکھا ہے مگر بغیر مرشد کی عنایت کے یہ مقام حاصل
ین ہوتا ہے اللہ تعالےٰ سب طالبان حق کو مقصود اصلی تک پہونچاوے
رمت سید ابرار رسول پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
یما کثیرا کثیرا آمین در ماہ ربیع الاول بتاریخ ۲۴ چوبیس ۱۸ سنہ ۱۳۱۸ھ
کو تصنیف ہوا فقط